REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر

جلد ــ ۲۱

شمارہ ــ ۴۱

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۳ رمضان ۱۳۹۲ ہجری — ۱۲ راخاء ۱۳۵۱ ہش — ۱۲ راکتوبر ۱۹۷۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ راخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ربوہ سے ۴ راخاء کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

قادیان ۱۰ راخاء۔ ماریشس کے ہمارے احمدی بھائی محترم احمد یداللہ صاحب مع اہلیہ محترمہ و اپنے بھتیجے عبد الحمید عبدالرحمٰن صاحب پاسپورٹ پر انگلستان۔ ترکی و پاکستان سے ہوتے ہوئے گزشتہ جمعرات کے روز بتاریخ ۵ راکتوبر قادیان تشریف لائے۔ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے بعد ۱۲ راکتوبر کو واپس تشریف لے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

قادیان ۱۰ راکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ دونوں ہی بتاریخ ۶ راکتوبر کو مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب آف حیدر آباد کے ایک حادثہ میں انتقال کر جانے کی برقی اطلاع موصول ہونے پر بغرضِ تعزیت حیدر آباد تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور بخیریت واپس لائے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے سب بچے قادیان میں بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

٭ــ ۱۰ راکتوبر۔ رات کو رمضان کا چاند ہو گیا اسلئے آج پہلا روزہ ہے۔ (مفصل رپورٹ صـ۱۲ پر دیکھئے)

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

قادیان دارالامان میں ہفتہ تحریکِ جدید اور کامیاب جلسہ

محترم احمد یداللہ صاحب آف ماریشس کا ولولہ انگیز خطاب

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان ۹ راخاء۔ مرکزی دفتر تحریکِ جدید کے اعلان کے مطابق مقامی طور پر قادیان میں بھی یکم تا ۷ راکتوبر ہفتہ تحریکِ جدید منایا گیا۔ اور آٹھویں روز بتاریخ ۸ راخاء بروز اتوار لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام مسجد اقصیٰ میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علماءِ کرام نے تحریکِ جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور ماریشس سے آئے ہوئے ہمارے احمدی بھائی محترم احمد یداللہ صاحب ریکارڈر سپریم کورٹ ماریشس نے جزیرہ ماریشس میں احمدیت کے اثر و نفوذ اور وہاں کی تبلیغی مساعی پر ولولہ انگیز خطاب کیا۔

جلسہ کا آغاز عزیز نور الاسلام صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ قرآن مجید اور عزیز ظہیر احمد صاحب خادم متعلم مدرسہ احمدیہ کی نظم سے ہوا۔ پہلے نمبر پر

تحریکِ جدید کا پسِ منظر

کے زیرِ عنوان محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ وکیل المال تحریکِ جدید قادیان نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ یہ تحریک جماعت کی ایسی شدید مخالفت کے وقت جاری کی گئی جب تمام مخالف طاقتیں "احرار" کی سرکردگی میں جماعتِ احمدیہ کو مٹا ڈالنے پر تلی ہوئی تھیں جن کی پشت پناہی بعض حکومت کے افسران بھی کر رہے تھے

اس کے نتیجہ میں افرادِ جماعت کے خلوص و محبت کا لوہا گرم ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اموال و نفوس کی بے دریغ قربانیوں کے لئے تیار کر دیا۔ اور روحانی ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا کر دیئے۔ فاضل مقرر نے آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایمان افروز ارشادات سنا کر اپنی تقریر ختم کی۔

دوسرے نمبر پر استاذی المحترم جناب مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل نے

مطالباتِ تحریکِ جدید

کے زیرِ عنوان تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض حضور کے اِس الہام سے واضح ہوتی ہے کہ يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ۔ یعنی احیاءِ دین۔ اقامتِ شریعت۔ اور ولو ثریا سے غائب ہو چکے سچے ایمان کا قائم کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ عظام کے ذریعہ یہ تینوں اغراض بحسن و خوبی پوری ہوتی رہیں اور ہو رہی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافتِ اولیٰ کے کارہائے نمایاں میں سے جماعت احمدیہ میں قیامِ خلافت کا کارنامہ سرِ فہرست ہے۔ اور خلافتِ ثانیہ کے ذریعہ خلافت کا استحکام عمل میں آیا۔ قرآنی بیان کے مطابق خلیفہ برحق کے ذریعہ تمکینِ دین اور روحانی جماعت پر آنیوالے خوف کو امن سے بدلنے کا شاندار کام بھی انجام پاتا ہے۔ اس لئے خلافتِ ثانیہ کے زمانہ میں جماعت پر ایک ایسا وقت بھی آیا جب مخالفت خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ یہ ۱۹۳۴ء کا زمانہ تھا۔ ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ مبارک تحریک حضرت مصلح موعودؓ کو القاء فرمائی۔ اور اسے احمدیت کی آئندہ شاندار ترقی کے لئے ایک مستحکم بنیاد بنا دیا۔ فاضل مقرر نے وقت کی مناسبت سے ۱۹ مطالباتِ تحریکِ جدید کا خلاصہ بیان کیا۔ اور خاص طور پر سادہ زندگی کے مطالبہ کی وضاحت حضورؓ ہی کے الفاظ میں کرتے ہوئے مطالباتِ تحریکِ جدید کے ذریعہ اخلاقِ حسنہ پر اثرات کا ذکر کیا۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے سینما۔ تماشے۔ تھیٹر وغیرہ دیکھنے کی پُر حکمت ممانعت کا تفصیلی جائزہ لیا اور بیان کیا کہ آج سینما کی لعنت سے ایک دنیا چلا اٹھی ہے اس سے بد اخلاقی کے در کھلتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں احبابِ جماعت جن کے امام ہمام نے بر وقت ان کو ایسی گندگی سے بچا لیا۔ آپ نے نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ حضورؓ کی اس ہدایت پر دل و جان سے عمل کریں۔ آخر میں مولوی صاحب موصوف نے امانت فنڈ۔ خاص تبلیغی فنڈ۔ وقفِ رخصت اور وقفِ زندگی پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈال کر اپنی تقریر کو ختم کیا۔

بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اِس جلسہ کی تیسری تقریر

ماریشس میں تبلیغِ احمدیت

کے موضوع پر محترم احمد یداللہ صاحب آف ماریشس نے کی۔ آپ نے بتایا کہ میں ماریشس کا رہنے والا ہوں اور وہیں کی میری پیدائش ہے۔ اس وقت میں لندن۔ ترکی۔ ایران اور پاکستان ہوتا ہوا یہاں پر آیا ہوں۔ میں جہاں کہیں بھی گیا بعض لوگ

(باقی صـ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ رفتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ ردسمبر ۱۹۷۲ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ رفتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ ردسمبر ۱۹۷۲ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین سے درخواست ہے کہ احباب کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ اخاء ۱۳۵۱ ہش

مومنو! ماہِ صیام آیا

ماہِ صیام کا ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آنا باعثِ برکت و رحمتِ الٰہی ہے۔ سورۃ بقرہ کا ۲۳ واں رکوع سارے کا سارا روزہ کے احکام اور غیر معمولی ثمراتِ حسنہ کے جامع بیان پر مشتمل ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو براہِ راست خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ۔

اے مومنو! تم پر روزوں کا رکھنا اُسی طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلے گذر چکے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ اس لئے اچھے اور نیک بندوں کے رنگ میں رنگین ہونے اور ان کے صحیح جانشین بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم بھی اسی نوع کی خصوصی عبادت کا التزام کرو۔

آیتِ کریمہ کے اختتام پر بتایا کہ روزے سے کیا ملتا ہے۔ فرمایا لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ تقویٰ جو روحانیت کی جان اور اصل الاصول ہے اس کا حصول روزے کے التزام سے آسان اور سہل ہو جاتا ہے۔ تقویٰ وقایہ سے نکلا ہے۔ جس کے بچاؤ کا ذریعہ، سپر اور ڈھال کے ہیں۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ تم ہر آن خدا ہی کی ذات کو اپنے لئے ڈھال اور بچاؤ کا ذریعہ بنالو۔ خدائی احکام کی پابندی سے بشری کمزوریوں پر قابو پا لینے کی تم میں قوت پیدا ہوگی۔ اور رحیم و کریم خدا اپنی خاص رحمت کے صدقے تمہیں ہر قسم کے شیطانی حملوں سے اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ اس کے قرب کی راہیں کھلیں گی اور تم محبوبِ خدا بن جاؤ گے۔ انہی معنوں میں دوسری جگہ فرمایا فَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ۔ کہ تقویٰ کے حصول کے لئے تم کو اپنی تمام تر کوشش صرف کر دینی چاہیئے۔

سورۃ بقرہ کے اسی رکوع میں روزوں کے باشرائط التزام کا نتیجہ اس طرح بھی واضح کیا کہ اس سے قربِ الٰہی کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے فرمایا

"وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ"

اور اے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو ان کو بتا دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ سیاق و سباق کے مطابق اس حصۂ آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ روزے دار کو خدائے بزرگ و برتر کے ساتھ قرب کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ خدا تعالےٰ روزے دار کے بالکل قریب ہو جاتا ہے۔ معاً بعد اس امر کی ناقابلِ تردید ظاہری علامت بتائی اور فرمایا:۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

یعنی میرے قرب کا ثبوت یہ ہے کہ جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ گویا محبوب بندۂ الٰہی مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔ اس کی دعائیں کثرت سے قبول کی جاتی ہیں۔ ایسی دُعائیں کوئی ایک دو نہیں بلکہ انواع و اقسام کی ضروریات، خوف و حزن کے مواقع سے اس کی حفاظت میں آجانے کی دُعائیں، خدائی فضلوں اور رحمتوں کے شاملِ حال رہنے کی دُعائیں سب مقبول ہو کر خدا سے قرب کی زبردست علامت بن کر دنیا میں جلوہ گر ہوتی ہیں۔

آیتِ کریمہ کے آخری حصہ میں مستجاب الدعوات اور مقربِ بارگاہِ الٰہی بننے کے لئے عظیم بنیادی شرط کا ذکر فرمایا کہ بندۂ ناچیز کا اپنے خدا کی ذاتِ مقدس پر نہایت درجہ مستحکم اور غیر متزلزل ایمان اور یقین ہو۔ جب تک ایمان کی ایسی پختگی بندہ کے رگ و ریشہ میں قائم نہ ہو جائے۔ اور اس کے دل میں خدا کی ذات پر پختہ یقین راسخ نہ ہو جائے، مذکورۃ الصدر قدرتِ الٰہیہ کسی بندہ کے لئے ظاہر نہیں ہوتی۔ خدا کے فضل و کرم سے امتِ محمدیہ میں لاکھوں اور کروڑوں افراد ایسے گذرے ہیں جن کو دعاؤں کی قبولیت کا شرف ملا۔ اور وراء الوراء خدا اُن بندگانِ الٰہی کے ذریعہ جانا اور پہچانا گیا۔ یہ شرف تمام دیگر اہلِ مذاہب کو چھوڑ کر اس وقت اسلام میں ہی پایا جاتا ہے۔ اور آج کی دُنیا میں جبکہ الحاد اور بے دینی اور خدا فراموشی کا دور دورہ ہے خدا کے بہت سے نیک بندے اب بھی موجود ہیں۔ جن کی دُعائیں بطور نشان درجہ قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ اور اس طرح خدا کی ذات پر ایک زندہ اور تازہ ثبوت ملتا ہے۔ بفضلہ و احسانہ احمدیہ جماعت اس سلسلہ میں اپنا ذاتی نمونہ رکھتی ہے۔ اور اس برگزیدہ جماعت کے امام ہمام ایک زندہ اور نشانی وجود ہیں۔ جن کی مقبول دُعاؤں کا تذکرہ بطور نشان ان صفحات میں اکثر آتا رہتا ہے۔ اور ہر آزمانے والا بذاتِ خود بھی اس کو آزما سکتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تنویرِ قلب کے لئے عُمدہ مہینہ

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عُمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد ہو جائے۔ اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

ماہ صیام کی خصوصیات میں سے ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس مبارک مہینہ میں نیکوکاروں کے لئے ایسا ماحول میسّر آجاتا ہے کہ نیکی میں بڑھنے اور بدی سے مجتنب رہنے کے مواقع نسبتاً زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ جمیع افرادِ امت روزوں کا التزام کرتے ہوئے ان سب شرائط کی پابندی کرتے ہیں جو روزے کا تقاضا ہیں۔ اسی مفہوم کو واضح کرتے ہوئے مقدس بانیٔ اسلام حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

"اِذا کان اوّل لیلۃ من شھر رمضان صُفّدت الشّیاطین و مَرَدَۃُ الجنّ و غلّقت ابواب النّار فلم یُفتَح منھا باب و فُتحت ابواب الجنّۃ۔ فلم یغلق منھا بابٌ و یُنادی منادٍ یا باغی الخیر اَقبِلْ و یا باغی الشرّ اَقصِرْ..... و ذٰلک کلّ لیلۃٍ۔"

(ترمذی)

جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش ہستیوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ دوزخ کے دروازے اس طور پر بند کر دیئے جاتے ہیں کہ کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا۔ ساتھ کے ساتھ جنّت کے کئی دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی دروازہ بند نہیں رہتا۔۔۔ اس وقت اعلان کرنے والا کچھ اس طرح منادی کرتا ہے کہ اے خیر و برکت کے متلاشی اپنے اہم مقصد کی طرف متوجہ ہو جا۔ اور اے ارتکابِ گناہ کرنے والے گناہوں سے رُک جا۔ یہ وقت رحمتِ الٰہی کو حاصل کر لینے کا ہے۔ اور اس قسم کی کیفیت رمضان شریف کی ہر رات جاری رہتی ہے۔

یہ تو ہُوا رمضان شریف کی فرضیت و اہمیت کا مختصر بیان۔ رمضان کے روزوں کو رُوحانی لحاظ سے زیادہ نتیجہ خیز بنانے کے لئے اُسوۂ نبویؐ اختیار کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ مثلاً روزہ دار روزہ کے مخصوص احکام کی تعمیل میں محدود وقت کے لئے کھانے پینے اور دیگر جنسی تعلقات سے پرہیز کرتا ہے۔ اور باوجود گھر پر سب کچھ موجود اور میسّر آنے کے محض خدائی احکام کی تابعداری میں جان بوجھ کر ایک وقت تک اپنے اوپر فاقہ کی کیفیت طاری کرتا ہے۔ تا ذاتی تجربہ سے غرباء۔ فاقہ کش بنی نوعِ انسان کی تکالیف کا احساس ہو۔ پھر نرا احساس ہی نہیں بلکہ اسلام چاہتا ہے کہ روزے دار اس کا اظہار اپنے عمل سے اس رنگ میں بھی کرے کہ اپنے نادار اور غریب بھائیوں کی مالی مدد کرنے کے لئے آگے آئے۔ وہ اپنے پاکیزہ مال سے ان پر خرچ کرے۔

اور یہ جو قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ:۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ۔ (بقرہ آیت ۱۸۶)

اس کے مطابق اس مبارک مہینہ کا قرآنِ پاک کے ساتھ بھی گہرا تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس مبارک مہینہ میں کثرت سے قرآن کریم کے پڑھنے، غور و فکر کرنے اور نتیجتاً اپنی عملی زندگی کو قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔

یہ دونوں صورتیں یعنی ماہِ صیام میں انفاقِ مال کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی بکثرت تلاوت، حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہوتی ہیں۔ حضرت ابنِ عباس روایت کرتے ہیں کہ اگرچہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس تھے لیکن ماہِ رمضان میں تو حضورؐ کے جود و سخا کا پیارا نمونہ بہت ہی نمایاں ہو جایا کرتا۔ رمضان کے دنوں میں جب ایک طرف حضورؐ حضرت جبرائیلؑ سے مل کر قرآن کریم کا دور فرماتے تو دوسری طرف اس قدر جود و سخا فرماتے کہ تیز ہوا بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتی!!

(باقی دیکھئے ص۸ پر)

خطبہ جمعہ

ہمیں یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ موجودہ مالی سال میں ہمارا قدم ہر لحاظ سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا

احباب جماعت اس نئے مالی سال میں اپنی محنت، تدبیر اور دُعا کو انتہا تک پہنچا دیں تا جنت کے دروازے اُن کے لئے کھولے جائیں

اللہ تعالےٰ نے انسان کو اِس دُنیا میں جو بھی طاقتیں اور صلاحیتیں دی ہیں ان کو پُوری طرح نشوونما دینا ہمارا فرض ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہُ اللہ بنصرہِ العزیز فرمُودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصےٰ ربوہ

سُورہ فاتحہ اور رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ: ۲۰۲) کی تلاوت کے بعد سیّدنا حضور ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالےٰ نے اپنی اِس پیاری جماعت کو مالی قربانیوں میں پیچھے رہنے سے بچا لیا ہے۔ چنانچہ جو مجوزہ بجٹ تھا یعنی یہ اندازہ کہ جماعت دَوران سال اس قدر مالی قربانی دے گی۔ اس سے زیادہ دوستوں نے پیش کی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے اس لئے ہمارے دِل اس کی حمد سے لبریز ہیں۔

اب ہمیں یہ

عہد اور عزم

کرنا چاہیئے کہ جس مالی سال میں ہم ابھی ابھی داخل ہوئے ہیں اس میں بھی ہمارا قدم کسی لحاظ سے پیچھے نہیں رہے گا۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

مَیں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا میں سے اس کے حضور پیش کرنے کا جو مطالبہ ہے، ہماری مالی قربانی تو اس کا ایک چھوٹا سا جزو ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ اس نے انسان کو جتنی بھی قوتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں وہ اپنی ان تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے جو بھی سامان پیدا کئے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالےٰ کا مطالبہ یہ ہے کہ ان سب کو میرے حضور پیش کر دو۔ اور یہ دنیا اور دُنیا کی تمام اشیاء اور اسی طرح اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ در اصل مقصود بالذات نہیں۔ وہ تو اس لئے پیدا کی گئی ہیں تاکہ انسان کو جو چار قسم کے مختلف بنیادی قُویٰ دیئے گئے ہیں اور بنیادی طور پر

چار قسم کی صلاحیتیں

اسے عطا کی گئی ہیں ان سے تعلق رکھنے والی ہر قُوّت اور ہر صلاحیت کی صحیح اور کامل نشوونما ہو سکے۔

غرض ہم نے اپنے مالوں میں سے ایک حصّہ خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کیا ہے۔ یہ مال و دولت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ جو اس دنیا کے عام قاعدہ کی رُو سے ملتی ہے۔ گو بعض استثنیٰ بھی ہوتے ہیں لیکن اصولی طور پر اور دنیوی قاعدہ کے لحاظ سے یہ جو مال کی عطا ہے یہ انسان کو براہِ راست نہیں ملتی بلکہ کوشش اور محنت کے نتیجہ میں جب اللہ تعالےٰ کا اس پر فضل نازل ہوتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے مال اور دولت عطا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ع

گھر سے تو کچھ نہ لائے

اِس کا اصولی طور پر ایک مفہوم تو یہ ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ ہم ماں کے پیٹ سے تو کچھ نہیں لائے۔ دُوسرے اس کا ایک معنیٰ یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی جو عطا کردہ قوتیں ہیں اور جو طاقتیں ہیں مثلاً سمجھ ہے، فراست ہے، تجارت کرنے کی ایک صلاحیت عطا کی جاتی ہے، یا زمیندارے کی صلاحیّت ہے یا دُنیا کے دوسرے کام ہیں جن کے نتیجہ میں دولت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ انسان کی ساری قوتیں جن کا تعلق اس دنیوی دولت کے ساتھ ہے۔ اور جن کے نتیجہ میں دولت پیدا ہوتی ہے ان کی بنیادی چیز یہ ہے کہ محنت کی جائے۔

پس یہ محنت ہی ہے جس سے ہر قوت اور صلاحیت طاقت حاصل کرتی ہے۔ جس طرح انسانی جسم محنت سے طاقت حاصل کرتا ہے اسی طرح دوسری صلاحیتیں بھی محنت سے قوت اور طاقت حاصل کرتی ہیں اور نشوونما پاتی ہیں۔

غرض

یہ محنت ہی ہے

جس کے نتیجہ میں دنیوی حسنات اور نعمتیں ملتی ہیں۔ مثلاً اگر دولت نہ ہوگی تو مالی قربانی نہیں ہوگی۔ اگر علم اور فراست نہ ہوگی تو دوسروں کو علم سکھانا اور عقل کی باتیں بتانا ممکن نہیں ہوگا۔ اگر اخلاقی قوتوں کی صحیح نشوونما نہیں ہوگی۔ یا اخلاقی قوتوں کی صحیح نشوونما کیلئے محنت نہیں کی جائے گی تو انسان دوسروں کے لئے اچھے اخلاق کا نمونہ پیش نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ لوگ اُسے کہیں گے تمہاری اپنی اخلاقی تربیت اور نشوونما نہیں ہوئی، تم ہمیں کیا بتاؤ گے۔ اگر رُوحانی طاقتوں کی نشوونُما کے لئے مجاہدہ نہیں ہوگا تو رُوحانی صلاحیت روحانی ثمرات پر منتج نہیں ہوگی۔ اس کا کوئی پھل نہیں ملے گا اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ یا اتنا نتیجہ نہیں نکلے گا جتنا نتیجہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نکلے۔

پس یہ تمہید ہے۔ مَیں نے اسے مختصرًا بیان کیا ہے۔ کیونکہ آج مَیں خطبہ کو مختصر کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچ سات دن سے گرمی لگنے کی وجہ سے مَیں پھر بیمار ہو گیا ہوں۔ ایک تو میرے خون میں شکر زیادہ ہو گئی ہے۔

دوسرے پانچ سات دن سے اتنی شدید سر درد ہے کہ عُمر میں ایسی سر درد کم ہی ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا۔ جمعہ کی نماز سے دو چار گھنٹے پہلے یہ درد اچانک غائب ہو گئی۔ لیکن پہلے جو بیماری تھی اس کا اب بھی اثر ہے۔ در اصل خود گرمی میرے لئے ایک بیماری ہے۔ جس طرح نزلہ اور زکام اور کھانسی اور ٹائیفائڈ اور فلو اور ملیریا یا اور ہزار قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں اِسی طرح بعض لوگوں کے لئے گرمی بھی بیماری بن جاتی ہے۔

بہرحال آج مَیں مختصر خطبہ دینا چاہتا ہوں اور مَیں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اسی زاویہ سے جیسے مَیں نے ابتدا میں مختصر بیان کیا ہے اور جیسے اکثر دوست سمجھ گئے ہوں گے،

قربانی کی ماں در اصل محنت ہے

اگر آج محنت نہیں کریں گے تو آپ کو دو[illegible] حاصل نہیں ہوگی جسے [illegible] ادا کرنے [illegible]

منظوم کلام سیّدنا حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام

نصرتِ الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اک طوفان لاتی ہے

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے

(از دُرِّ ثمین)

انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا کرتا ہے ۔

اگر آپ دنیوی حسنات کے لئے خلوصِ نیت کے ساتھ محنت نہیں کریں گے اور محنت کو اس کی انتہا تک نہیں پہنچائیں گے تو آپ کو دولت نہیں ملے گی۔

تاہم دنیا میں ایک وہ انسان ہے جو دُنیا کے لئے دُنیا کماتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے ۔

ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۔ (الکہف : ۱۰۵)

یعنی ان کی تمام تر کوشش اس دنیوی زندگی کے لئے ہوتی ہے ۔ ان کے مقابلے میں ایک وہ انسان ہے جو دین کی خاطر اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال قربان کرنے کے لئے دُنیا کماتا ہے ۔ اب جہاں تک دُنیا کے کمانے کا سوال ہے دونوں برابر ہیں ۔ لیکن جہاں تک دولت کے خرچ کرنے کا سوال ہے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔ کیونکہ ایک تو دُنیا کما کر زمینی بن گیا اور دوسرے نے دنیا کمائی اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ۔ اس لئے ہر دو میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔

پس " رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً " کی جب دُعا سکھائی گئی تو اس کے ایک معنے یہ ہوئے کہ ہم خدا سے یہ کہیں کہ اے خدا ! ہم نے انتہائی محنت اور انتہائی تدبیر کر دی ۔ دُنیا کمانے کے لئے ہم نے اپنی تدبیر کو انتہا تک پہنچا دیا ۔ اور اسی طرح دعا کو بھی انتہا تک پہنچا دیا ہے ۔ اور اب اس مقام پر کھڑے ہو کر ہم یہ کہتے ہیں ۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ۔

کہ اے ہمارے رب ! ہماری تدبیر اور ہماری دُعا تیرے فضل اور تیری رحمت کے بغیر نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی ۔ اس لئے تو اپنے فضل سے اس کا نتیجہ پیدا کر ۔ اور اس دُنیا کی حسنات میں ہمیں شریک اور حصہ دار بنا ۔ ہمیں اس کا وارث قرار دے تاکہ ہم دُنیا کی نعمتوں کو حاصل کر کے اور پھر ان نعمتوں کو تیری راہ میں قربان کر کے اپنی

رُوحانی اور اُخروی حسنات

کے لئے سامان پیدا کریں ۔

غرض حقیقت یہی ہے کہ دُنیا کی حسنات کے بغیر اخروی حسنات مل نہیں سکتیں بلکہ اس کی ایک مثال دے دیتا ہوں تاکہ بچے بھی سمجھ جائیں ۔ جو شخص دُنیا کی حسنات سے کلی طور پر محروم ہو جاتا ہے ۔ اس کے اُوپر رُوحانی حکم لگتا ہی نہیں ۔ اس کے متعلق لوگ کہہ دیتے ہیں کہ وہ پاگل ہے ۔ اس لئے جہاں تک ایک مجنون کی دنیوی حسنات کے بارے میں محنت اور کمائی کا تعلق ہے یا اس کی کوشش اور مجاہدہ کا سوال ہے وہ یہ کام کر ہی نہیں سکتا ۔ کیونکہ وہ پاگل ہے ۔ اس لئے ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے جسم اور زندگی بخشی ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھائی دیئے ۔ اس کو دوست دیئے ۔ اور اس کے ارد گرد خیال رکھنے والے انسان بنائے ۔ چنانچہ وہ اس کا خیال رکھتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک اس کی اپنی طاقتوں کا سوال ہے اس کی کسی طاقت کے اوپر کوئی حکم نہیں چلایا جا سکتا ۔ وہ اپنے جنون میں کسی آدمی کو قتل کر دیتا ہے تو جج کہتا ہے کہ پاگل تھا اس سے قتل ہو گیا ظلم ہو گیا ۔ لیکن اس کے اُوپر کوئی الزام نہیں ۔ پس جو شخص مجنون ہے اس کے لئے دنیوی حسنات کی کمائی کے دروازے بند ہیں ۔ اور چونکہ

دنیوی حسنات

کی کمائی کے دروازے اس کے لئے بند ہیں اس لئے اخروی حسنات کی کمائی کا دروازہ بھی اس کے لئے نہیں کھولا جائے گا ۔

پس ہم ایسے شخص کو مرفوع القلم کہہ دیتے ہیں ۔ ہم اس پر نہ نیکی کا حکم لگاتے ہیں اور نہ بدی کا ۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس نے مالی قربانی دی اور نہ یہ کہ اس نے مالی قربانی نہیں دی ۔ مثلاً اگر کوئی مجنون یا مرفوع القلم آدمی اپنے باپ کی تجوری کو کھلا پائے اور وہاں سے دس ہزار روپے نکال کر جنون کی حالت میں کسی مستحق کو دے دے ۔ تو یہ نیکی شمار نہیں ہوگی ۔ کیونکہ اس نے جنون میں آکر ایسا کیا ہے ۔ یہ نیکی نہیں جنون ہے

غرض

یہ ایک حقیقت ہے

اور قرآن کریم نے اسے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ دنیوی حسنات کے بغیر اخروی حسنات کے سامان پیدا نہیں ہوتے ۔ اس لئے کہ اُخروی حسنات کے سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیوی نعمتوں کو خرچ کرنے سے پیدا ہوتے ہیں ۔ جس کے پاس نعمت ہی کچھ نہیں وہ خرچ بھی نہیں کر سکتا ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص نامرد ہے وہ پاک باز ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ اسے طاقت ہی نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار قسم کی طاقتیں اور صلاحیتیں بخشی ہیں اور ان کے اُوپر

اُخروی نعمتوں کا انحصار

ہے ۔ یہ طاقتیں ان میں اخروی نعمتوں کے حصول کی ۔ ان کے بغیر کوئی اُخروی نعمت نہیں مل سکتی ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اور بعض دُوسری آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی طاقتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ۔ اور ہر طاقت اور صلاحیت سے یہ مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ میری راہ میں قربان ہو جائے ۔ یہ آپ کی بیان کردہ تفسیر کا مفہوم بیان کر رہا ہوں ۔ الفاظ میرے اپنے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت تو بڑی حسین ہے مگر ہم عاجز بندے ہیں اور اپنا فرض ادا کر رہے ہیں ۔

غرض ہر انسانی طاقت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہونی چاہیئے ۔ اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے دنیوی رشتوں کے ساتھ پیار خدا تعالیٰ کے لئے کرو گے تو نیکی حاصل کرو گے ۔ مثلاً اگر تم خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے اپنی بیوی کے مُنہ میں پیار سے لقمہ ڈالو گے تو تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا ۔ اب تو ویسے ہی دُنیا عیش و عشرت میں پڑی ہوئی ہے ۔ ان کو تو کوئی ثواب نہیں ملتا کیونکہ نیت کا فرق پڑ گیا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جو مقصد ہے ، اس میں فرق پڑ گیا ہے ۔ ایک آدمی نے اپنی عیش کے لئے ایک کام کیا ۔ دُوسرے نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا ۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے ۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دُنیا میں جو بھی قوتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ، اُن سب کو پُوری طرح نشو ونما دینا یعنی انتہائی محنت کرنا ہمارا فرض ہے ۔ اگر ہم محنت نہیں کرتے تو ہم دُنیا کی نگاہ میں ½ دولت دینے والے ہیں ۔ اگر ہم نے ½ دولت دی اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم صرف ½ دولت دینے والے ہیں ۔ تو اس کی شکل یہ بنے گی کہ اگر ہم نے دولت کی کمائی کے لئے اپنی طاقتوں کی نشو ونما صرف پچاس فیصد کی اور پچاس فیصد جو نشو ونما ہوئی اس کے نتیجہ میں اگر ہم نے سو روپے حاصل کئے اور اگر سو فیصد نشو ونما ہوتی تو دو سو روپے حاصل کرتے ۔ مگر ہم نے پچاس فیصد نشو ونما کر کے اسی نسبت سے دُنیا کی دولت کمائی اور پچیس روپے یعنی ½ خدا کی راہ میں دے دیا ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو قوتیں اور صلاحیتیں پیدا کی تھیں وہ تو دو سو روپے کمانے کی تھیں ۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ نے اپنی عطا کے مقابلے میں اگر یہ فرمایا کہ مثلاً ½ دو تو یہ پچاس روپے بنتے تھے ۔ لیکن آپ نے پچاس میں سے پچیس دیئے ۔ تو گویا باقی پچیس کی حد تک آپ نے اپنے کو نیکیوں سے محروم کر دیا ۔

غرض اللہ تعالیٰ آپ سے جو پیار کرنا چاہتا ہے اور اپنی رضا کی جو جنتیں آپ کے لئے پیدا کرنا چاہتا ہے اس کے لئے

یہ ضروری ہے

کہ اس کی عطا کردہ تمام قوتوں اور صلاحیتوں کی صحیح اور کامل نشو ونما ہو ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ محنت انتہائی طور پر کی جائے ۔

چنانچہ لغتِ عربی میں یہ جو جہاد اور مجاہدہ کا لفظ آتا ہے اس کے معنے بھی یہی ہیں کہ انسان اتنی محنت کرے کہ اس کے قویٰ تھک جائیں ۔ اور وہ زبانِ حال سے یہ کہہ اٹھیں کہ اس سے زیادہ کام نہیں کر سکتے ۔

پس انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا اور اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو اپنے مقربین کے گروہ میں شامل کرنا چاہا ۔ لیکن اس نے اپنی جسمانی اور اخلاقی اور روحانی قوتوں کی کمال نشو ونما نہیں کی تو وہ دوسرے درجہ میں چلا گیا یا تیسرے درجے میں چلا گیا ۔ تو گویا خود کو اس نے کئی نیکیوں سے محروم کر دیا ۔ یا مثلاً ایک کُند ذہن طالب علم ہے وہ سکول کے امتحان میں تھرڈ ڈویژن لیتا ہے ۔ تو (اے بچو !) ماسٹر کہے گا ۔ الحمد للہ شکر ہے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا پاس ہو گیا ۔ اس کے مقابلے میں

ایک ذہین طالب علم

ہے مگر اس نے پڑھائی کی طرف توجہ نہیں دی ۔ وہ امتحان میں سیکنڈ ڈویژن لیتا ہے لیکن سیکنڈ ڈویژن لینے کے باوجود استاد کہتا ہے یہ بڑا ہی نالائق ہے ۔ ہیڈ ماسٹر کہتا ہے یہ بہت ہی نالائق ہے اگر یہ محنت کرتا تو یونیورسٹی میں فرسٹ آسکتا تھا ۔ لیکن اس نے اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کو ضائع کر دیا ۔

اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندوں سے فرمائے گا کہ مَیں نے تمہارے لئے کہیں آگے نکلنے کے مواقع بہم پہنچائے تھے ۔ اور تمہارے اندر طاقتیں اور صلاحیتیں رکھی تھیں مگر تم نے میری اس عطا سے فائدہ نہیں اُٹھایا ۔ اور جس طور پر مَیں تم پر فضل کرنا چاہتا تھا اس طرح تم نے میرے فضلوں کو حاصل نہیں کیا ۔

پس قربانیاں دینے کی ماں دراصل محنت شاقہ ہے اور جہاں تک جنتوں کے لئے حصول کے لئے انسانی کوشش کا تعلق ہے انتہائی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے تم تدبیر کو اس کی انتہا تک پہنچاؤ ۔ پھر دعا کو اس کی انتہا تک پہنچاؤ اور پھر

تدبیر اور دُعا

کے انتہائی مقام پر کھڑے ہو کر کہو، اے خدا! ہم تجھ پر توکّل کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تیرے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز۔ اس لئے تم محنت کرو۔ محنت کرو۔ محنت کرو۔ اور اے بچّو! تم بھی محنت کرو۔ پھر علم کے میدان میں اور اخلاق کے میدان میں اور ہدایت پانے اور دینے کے میدان میں تم کسی سے پیچھے نہیں رہو گے۔ بلکہ آگے ہی آگے نکلتے چلے جاؤ گے۔ میرے بھائی اور بزرگ بھی محنت کریں۔ وہ دُنیا کمائیں تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے۔ اور پھر جو کمائیں وہ خدا تعالیٰ کے قدموں میں قربانی کی شکل میں لا رکھیں کیونکہ اسی میں ہماری راحت اسی میں ہمارا سکون ہے، اور یہی ہماری جنّت ہے۔

ہمارا نیا مالی سال

شروع ہو چکا ہے اس میں بھی ہمارا قدم پیچھے نہیں بلکہ آگے بڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ہمارا قدم آگے بڑھنا ہے تو ہمارے زمیندار کی زمین کی پیداوار زیادہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے مزدور کو مزدوری زیادہ ملنی چاہیئے۔ تاہم مزدوری زیادہ ملتا ہے فراست کی زیادتی کی وجہ سے۔ مثلاً ایک شخص اپنی فراست اور توجّہ اور دُعا کے نتیجہ میں ان سکلڈ لیبر (UNSKILLED LABOUR) کے گروپ میں سے نکل کر سکلڈ لیبر میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کی تنخواہ ڈیڑھ گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مثلاً ایک ڈاکٹر ہے، وہ خلق خدا سے پیار کرنے کے نتیجہ میں زیادہ کما لیتا ہے۔ کیونکہ ساٹھ روپیہ فیس رکھنے سے ڈاکٹر زیادہ نہیں کمایا کرتے۔ جب کسی ڈاکٹر کی ساٹھ روپے فیس ہوتی ہے تو اس کے پاس دو چار مریض ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ جس کے پاس بہت زیادہ مال اور دولت ہوگی وہی ساٹھ روپے فیس دے سکتا ہے اور وہی اس کے پاس جائے گا۔ غریب تو نہیں جا سکتا۔

جرمنی میں ایک بوڑھے ڈاکٹر تھے جنہوں نے آپریشن کرکے میرے گلے سے غدود نکالے تھے اور یہ غالباً ۱۹۳۶ء کی سردیوں کی بات ہے۔ میں حیران ہو گیا۔ انہوں نے اتنے امیر ملک میں اپنی فیس صرف دو روپیہ رکھی ہوئی تھی۔ مگر ان ساٹھ روپے فیس لینے والے ظالم ڈاکٹروں سے وہ زیادہ کما رہے تھے۔ کیونکہ وہ خدمتِ خلق کے جذبہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ حاصل کر رہے تھے۔ ان ساٹھ روپے فیس لینے والے ڈاکٹروں کے پاس تو دو تین مریض آتے ہیں مگر ان کے پاس روزانہ سو دو سو مریض آتے تھے اور اس طرح روزانہ ۳-۴ سو مارک کی کمائی تھی۔ اُس زمانے میں روپے اور مارک میں تھوڑا سا فرق تھا۔ فرض کریں اگر تین سو روپے یومیہ ہو تو بارہ ہزار مہینے کی آمد تھی۔ لیکن جو حریص ڈاکٹر ہے اُس نے یہ ہُنر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا مگر خدمتِ خلق کے جذبہ سے محروم رہنے کی وجہ سے وہ دنیوی لحاظ سے بھی ناکام ہوا۔ یہ اس کی اپنی غلطی ہے۔

مَیں کہتا ہوں اگر

ہمارا احمدی ڈاکٹر

خدمتِ خلق کے جذبہ سے اور پیار کے ساتھ اور اس تڑپ کے ساتھ کہ غریب سے غریب بیمار بھی آئے گا تو مَیں اُسے بہتر سے بہتر مشورہ دوں گا۔ اگر اس طرح وہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت ڈال دے گا۔

پس اگر آپ کا یہ خلوص، اگر آپ کا یہ جذبہ گذشتہ سال کی نسبت زیادہ اعلیٰ زیادہ اچھا اور زیادہ حسین ہو جائیگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو آپ پہلے سے زیادہ حاصل کریں گے۔

مَیں ڈاکٹروں کے متعلق بات کر رہا تھا۔ ہماری حکومت نے اب ڈاکٹروں پر کچھ پابندیاں لگائی ہیں۔ ایک احمدی ڈاکٹر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ان پابندیوں کی وجہ سے ہماری کمائی میں کمی واقع ہو جائے گی۔ مَیں نے کہا ٹھیک ہے آپ کی موجودہ ذہنیت کے مطابق کمی ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ اپنی یہ ذہنیت بدل دیں تو زیادتی ہوگی کمی نہیں ہوگی۔ اُن کو مَیں نے یہی خدمتِ خلق کے جذبہ سے کام کرنے والی بات بتائی تو کہنے لگے یہ تو ٹھیک ہے۔ اس سے تو ڈاکٹروں کی آمدنی میں زیادتی ہوگی۔ غرض ایک احمدی ڈاکٹر کو کس نے یہ کہا ہے کہ وہ زیادہ فیس لے۔ اُس نے تو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ یہ ہے اس کی اصل فیس۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اسے دُنیا میں بھی مال دے دیتا ہے اور پھر کہتا ہے اسے میری راہ میں خرچ کر دو۔

پس ہر احمدی ڈاکٹر کو ضمناً مَیں یہ کہہ دیتا ہوں کہ اُسے اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ غریب سے غریب مریض بھی جسے اس کے طبّی مشورہ کی ضرورت ہو وہ اس کے طبّی مشورہ سے اس لئے محروم نہ رہے کہ اس کی فیس زیادہ ہے۔

ہمارے اطباء

نے پہلے زمانے میں یہ طریق رکھا ہوا تھا کہ وہ غریب آدمی سے فیس نہیں لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جو بہت زیادہ غریب ہوتا تھا، اس سے دوائی کی قیمت بھی نہیں لیتے تھے۔ لیکن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سونا چاندی عطا کیا ہوتا تھا وہ جب ان سے علاج کروانے آتے تھے تو ان سے کہتے تھے کہ نکالو پانچ ہزار یا دس ہزار یا پندرہ ہزار روپے یعنی جتنا جتنا کوئی امیر آدمی ہوتا تھا اس سے اتنے ہی زیادہ پیسے وصول کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں ان کے اموال میں برکت بخشی تھی۔ اُن کے دل میں ایک جذبہ تھا کہ ہم نے غریب آدمی کی خدمت کرنی ہے۔ ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ کوئی غریب بیمار محض غربت کے نتیجہ میں ہماری مہارت اور ہمارے ہنر سے (جو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے) محروم نہ رہے۔

یہ تو مَیں نے احمدی ڈاکٹروں کا نام لے کر کہا ہے۔ میری مراد اس سے ہر وہ پیشہ ہے جسے ایک احمدی نے اختیار کر رکھا ہے۔ اس کو ایک تو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ

خدمتِ خلق کا جذبہ

برقرار رہے۔ دوسرے محنت کو اس کی انتہا تک پہنچا دیا جائے۔

پس احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ اس نئے مالی سال میں اپنی محنت کو، اپنی تدبیر کو اور اپنی دعا کو انتہا تک پہنچا دیں۔ پچھلے سال کی تدبیر اور دُعا کے نتیجہ میں (اگر وہ مقبول ہوئی تو) آپ کو زیادہ تدبیر اور زیادہ دعا کرنے کی توفیق ملے گی۔ اس لئے تم اس توفیق سے فائدہ اٹھاؤ۔ زیادہ تدبیر کرو۔ زیادہ دعائیں کرو۔ اور اس چیز کو نہ بھولو کہ دُنیا کی جو نعمتیں ہیں اُن سے اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو محروم نہیں کیا۔ بلکہ اسے دنیا کی ساری نعمتیں دے کر فرمایا کہ دیکھو! یہ اُخروی جنتوں کے دروازے کھولنے کی چابیاں ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے لئے جنّتوں کے سامان پیدا کر لو۔ اگر دُنیا کی نعمتوں سے ہم محروم کر دیئے جاتے تو پھر جنّتوں کے دروازے کھولنے کے لئے مسلمان کے ہاتھ میں کوئی چابی نہ رہتی۔

اس واسطے اللہ تعالیٰ نے رہبانیت سے منع فرمایا ہے کیونکہ رہبانیت جس شکل میں اس وقت دُنیا میں رائج ہے وہ جنّت کے دروازہ کو بند کرتی ہے۔ ویسے تو ذہنی طور پر ایک مسلمان کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ دنیا سے اس کا کوئی تعلق اور کوئی دلچسپی نہ ہو لیکن جیسا کہ دنیا میں اس وقت رہبانیت رائج ہے اس شکل میں یہ جنّت کے دروازوں کو بند کرتی ہے۔ جیسا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اگر ان کو

اللہ تعالیٰ کے ارشادات و احکام

کے مطابق خرچ کیا جائے تو یہ جنّت کے دروازوں کو کھولتی ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دنیوی حسنات جنّت کی حسنات یا اخروی زندگی کی حسنات کی جنّتوں کے دروازوں کو کھولنے کی چابی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہم میں سے ہر شخص کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے محبوب فرزند مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہونے والا ہے۔ اس کو دنیا کی نعمتوں سے بھی سرفراز فرمائے اور دنیا کی نعمتوں کو جنّتوں کے دروازے کھولنے کی چابیاں بنانے کی بھی اسے توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ اور اس کے فضل سے ہر چیز ممکن ہے ٭

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ کا ایک مقدمہ چل رہا ہے اور مخالف کا بہت زور ہے باعزّت بریّت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: کے شفیق احمد سیکرٹری تعلیم تیماپور۔

(۲)۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم اپنے حمید صاحب آف بنارس کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ طبیعت کی زیادہ خرابی کے باعث لکھنؤ میڈیکل کالج میں داخل ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ڈاکٹر محمد عابد قریشی۔ شاہجہانپور۔

(۳)۔ مکرم بشیر احمد صاحب شاکر کنج پورہ بی۔ اے کے امتحان میں نمایاں طور پر کامیاب ہو گئے ہیں۔ مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

(۴)۔ خاکسار کی زوجہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے اور کمزوری بہت ہے۔ نیز خاکسار کے چچازاد بھائی عظمت اللہ صاحب کی بیوی بھی پریشان ہیں۔ ہر دو کی [illegible] کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: غلام محمد احمدی اندیال (آندھرا پردیش)

(۵)۔ مکرم سید خالد احمد صاحب [illegible] اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی سید [illegible] احمد صاحب نے اس سال بی ایس سی (آنرز) ریاضی [illegible] پاس کیا ہے۔ اس [illegible] اور درویشی فنڈ میں بھجواتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ یہ کامیابی اُن کے لئے [illegible] ہو اور اللہ تعالیٰ باعزّت روزگار کا انتظام فرمائے۔ آمین۔ (منیجر اخبار بدر قادیان)

افسوس مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب آف حیدر آباد ایک جیپ کے حادثہ میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

(از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ناظر بیت المال آمد حال نزیل حیدر آباد)

حیدر آباد ۶ر اکتوبر۔ گذشتہ رات بارہ بجے کے قریب مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب کریم نگر کے ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ صدمہ مکرم حضرت سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم آف چنتہ کنٹہ اور مکرم حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ احمدی آف یادگیر کے ہر دو خاندانوں کے لئے بہت بھاری ہے۔ لیکن خود رشید صاحب مرحوم کے بیوی بچوں کے لئے المناک سانحہ ہے بچے چھوٹی عمر کے ہیں۔ اور کاروبار پہلے سے زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا حافظ و ناصر رہے۔

مکرم رشید صاحب مرحوم، محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے چھوٹے بھائی اور مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے بہنوئی تھے۔

ہونے والے حادثہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ ایک عشرہ قبل مکرم سیٹھ محمد معین صاحب اور رشید صاحب مرحوم بیڑی کا پتہ خریدنے کے لئے سر پور کاغذ نگر گئے تھے۔ وہاں سے ۴/۵ کی درمیانی رات کو واپس ہو رہے تھے سیٹھ معین الدین صاحب تو ایک کار میں آدھ گھنٹہ قبل کریم نگر سے گزر آئے تھے۔ رشید صاحب ایک غیر احمدی تاجر بیڑی کی جیپ میں آ رہے تھے۔ جیپ کو اسی غیر احمدی تاجر بیڑی کا بیٹا الطاف احمد ڈرائیو کر رہا تھا۔ اور رشید صاحب اگلی سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے تھے۔ گاڑی کا ڈرائیور پیچھے باڈی میں بیٹھا تھا۔ کریم نگر سے نکل کر وہ حیدر آباد کی طرف ڈیڑھ میل بڑھے تھے۔ رات آٹھ بجے کا وقت تھا۔ بوندا باندی ہو رہی تھی۔ سڑک کے ایک موڑ پر تیز سپیڈ میں ڈرائیور نے بریک لگائی تو جیپ یکدم اُلٹ گئی جیپ اُلٹنے کے بعد کیا ہوا اس کا صحیح علم نہیں ہو سکا البتہ واقعاتی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ جیپ الٹتے ہی ڈرائیور تو سٹیرنگ تھام کر بیٹھ رہا۔ اور رشید صاحب نیچے گر گئے۔ اور باڈی میں بیٹھا ہوا ڈرائیور بھی نیچے گر گیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیپ نے ان دونوں کو کچل کر رکھ دیا۔ اور غالباً یہ دونوں جیپ کے نیچے گھسٹتے رہے لڑکا جو جیپ ڈرائیو کر رہا تھا اس حادثہ کی دماغی طور پر تاب نہ لا سکا۔ جیپ کا اُلٹنا۔ دو آدمیوں کا بے ہوش ہو جانا۔ رات کے آٹھ بجے کا وقت بوندا باندی اور بے یار و مددگاری۔ یہ سب چیزیں اس کے دماغ پر اثر پذیر ہوئیں۔ وہ قریباً پاگل پن کی کیفیت میں مبتلا ہو کر کسی گاڑی کی لفٹ لے کر واپس کریم نگر پہنچا۔ کریم نگر میں الطاف کے والد احمد حسین صاحب تاجر پتہ کا ڈپو ہے۔ وہ وہاں پہنچا اور بمشکل اتنا بتا سکا کہ حادثہ ہوا ہے ڈپو والے بتاتے ہیں کہ اس وقت اس کا دماغ سخت ماؤف تھا۔ ہکلاہٹ ہو رہی تھی۔ اور وہ بار بار کہہ رہا تھا رونا آتا ہے۔ رونا آتا ہے۔

ڈپو والوں کو چونکہ علم تھا کہ جیپ میں رشید صاحب بھی سفر کر رہے تھے، انہوں نے رات کے آٹھ بجے مکرم الیاس صاحب کو فون پر حادثہ کی اطلاع دی میں اور الیاس صاحب تین گھنٹہ قبل یادگیر سے یہاں پہنچے تھے۔ الیاس صاحب نے بتایا کہ یہاں سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر کریم نگر کے مقام پر رشید صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور ابھی وہاں چلنا ہے۔ چنانچہ اسی وقت تیاری کر کے ہم الطاف کے والد احمد حسین صاحب کو ساتھ لے کر ہم رات کے ۱/۲ ۲ بجے کریم نگر ہسپتال میں پہنچے۔ رشید صاحب وارڈ کی ایک چارپائی پر بے ہوش پڑے تھے۔ چہرہ بہت سوجا ہوا تھا۔ ناک پر بھی سوزش تھی۔ اور بے ہوشی کے عالم میں بڑبڑا رہے تھے۔ ڈرائیور ساتھ کی چارپائی پر تھا جس کی دونوں ٹانگیں بُنِ ران کے قریب سے ٹوٹ چکی تھیں اور وہ تڑپ رہا تھا۔ ہسپتال کے انچارج سے ملے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ کیس بہت serious ہے۔ لیکن ابھی چیک اپ نہیں ہو سکا۔ خون بہت نکل چکا ہے انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ چھوٹا ہسپتال ہے اس لئے نہ تو سرجری کا پورا سامان ہے اور نہ کوئی بڑا سرجن ہے۔ اور رشید صاحب کی کیفیت غیر یقینی ہونے کے باعث انہیں ایمبولینس وغیرہ پر حیدر آباد بھی منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے آپ لوگ حیدر آباد سے کوئی اچھا سرجن منگوانے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اسی وقت پوسٹ آفس جا کر ڈاکٹر دِگ صاحب سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اور الیاس صاحب نے درخواست کی کہ کسی طرح بھی ہو سکے ڈاکٹر راج ریڈی صاحب سرجن کو یہاں کریم نگر لایا جائے۔ ڈاکٹر دِگ صاحب نے اسی وقت ڈاکٹر ریڈی صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ اور پھر بتایا کہ ریڈی صاحب کہتے ہیں کہ یہاں تمام سرجنوں نے ہڑتال کر رکھی ہے اور میں پورے ہسپتال میں اکیلا ہوں۔ اور اس صورت میں میرا نکلنا قانوناً بھی جائز نہیں۔

اس صورت حال کی اطلاع الیاس صاحب نے مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب (مرحوم کے برادر اکبر) کو دی۔ اور کہا کہ آپ کسی ذریعہ سے کوشش کر کے ڈاکٹر ریڈی صاحب کو کریم نگر لائیں۔ سیٹھ اسماعیل صاحب نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا اور ریڈی صاحب کو تیار کر لیا۔

چونکہ کریم نگر میں رشید صاحب کی حالت کے پیش نظر ہمیں بے چینی تھی اس لئے الیاس صاحب نے کہا کہ ہمیں حیدر آباد چلنا چاہیئے تاکہ کوئی ذریعہ اختیار کر کے کسی اچھے سرجن کا انتظام کیا جا سکے۔ چنانچہ رات چار بجے ہم حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ سکندر آباد پہنچے تو اسماعیل صاحب مع ڈاکٹر ریڈی بھی ساتھ تھے۔ اس سے اطمینان ہوا۔ وہ لوگ کریم نگر چلے گئے۔ اور ہم حیدر آباد آ گئے۔ دوپہر کے قریب کریم نگر سے فون پر اطلاع آئی کہ کیس بہت زیادہ سیریس ہے۔ ڈاکٹر ریڈی صاحب نے پورا چیک اپ کیا ہے اور بتایا ہے کہ مریض کی حالت اتنی خطرناک ہے کہ اگر اُسے بستر سے ہٹا کر سٹریچر پر ڈالا جائے تو اسی وقت موت واقع ہو سکتی ہے۔ چہ جائیکہ اس کا آپریشن کیا جائے۔ کیونکہ جو چوٹیں اور زخم چہرہ اور ناک پر نظر آ رہے ہیں یا سر کی چوٹیں ہیں ان سے کہیں زیادہ چوٹیں سینہ، پیٹ اور جسم کے دوسرے حصوں پر آئی ہیں۔ اور اب حالت یہ ہے کہ کوئی معجزہ ہی ان کو بچا سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے رشید صاحب کو کچھ دوائیں بھی دیں۔ گلوکوز اور خون تو پہلے ہی دیا جا رہا تھا۔ اور پھر ایکسرے بھی لیا۔ چنانچہ ایکسرے کا نتیجہ جو شام سے قبل فون پر بتایا گیا وہ یہ تھا کہ پھیپھڑے بھی ماؤف ہیں اور گُردے بھی اور سینے کی ہڈیاں بھی ٹوٹی ہوئی ہیں مگر اسی طرح جسم کی دوسری ہڈیاں بھی جا بجا کریک ہیں۔ اس کے ساتھ ہی منہ کے راستے خون جاری ہو گیا۔ اور حالت سخت خطرناک ہے۔ اور موجودہ صورت میں یہی ممکن ہے کہ بیرونی علاج سے دو تین روز تک کوشش کی جائے تاکہ مریض کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کے قابل ہو سکے۔ یا آپریشن کیا جا سکے۔ تمام رشتہ داروں کو حادثہ کی اطلاع دی جا چکی تھی۔ چنانچہ چنتہ کنٹہ اور یادگیر سے آ سکنے والے تمام افراد آ چکے تھے۔ بلکہ ان میں سے اکثر کریم نگر جا چکے تھے۔ حیدر آباد کے بہت سے لوگ بھی کریم نگر جا چکے تھے۔

رات دس بجے کے قریب جو اطلاع فون پر ملی وہ سخت خطرہ کی حالت کی تھی۔ دعائیں کی جا رہی تھیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بواسطہ لندن تار دیا گیا اور قادیان میں بھی۔ ظاہری تدابیر اور دعائیں کی گئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ اور رات بارہ بجے کے قریب رشید احمد صاحب وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم سیٹھ رشید احمد صاحب کے ساتھ میرے مراسم بہت ہی قریبی تھے۔ ان کے مطالعہ کی وسعت اور ادبی ذوق کے باعث میں جب بھی دورہ پر آتا وہ اکثر میرے ہم جلیس ہوتے۔ اپنی لائبریری بہت شوق سے دکھاتے جس میں بعض نادر و نایاب کتب جمع تھیں۔ قلمی نسخے بھی تھے۔ بعض مسلم بادشاہوں کے فرامین بھی تھے۔

مرحوم گفتگو میں بہت سنجیدہ اور علمی مذاق رکھتے تھے۔ اُن کی اہلیہ صاحبہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ بچے سب نابالغ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حال میں کاروبار کی وسعت اور مالی فراخی کے دن دکھائے تھے۔ ابتداء میں مرحوم کی مالی حیثیت دوسرے بھائیوں سے نسبتاً کمزور رہی۔ لیکن گزشتہ ڈیڑھ دو سال سے وہ اپنے وسیع کاروبار میں رات دن محنت کر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور سارے خاندان کو صبر جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ الیاس صاحب قدرتی طور پر بہت زیادہ پریشان ہیں۔ ان کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ رشید صاحب مرحوم کی فیملی کی سرپرستی انہیں کرنا ہو گی۔ اور اپنی بہن اور بھانجوں کے سر پر ہاتھ رکھنا ہو گا۔ یوں تو مرنے والے مرجاتے ہیں اور پسماندگان وقت کے ساتھ ساتھ سنبھل بھی جاتے ہیں۔ لیکن اس وقت تو ایک زلزلہ کی کیفیت ہے۔ ایک نوجوان عزیز کے صدمہ کی شدت دماغوں پر مستولی ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن سب پر رحم فرمائے آمین ۔

خاکسار:- فیض احمد گجراتی نزیل حیدر آباد

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے ایک دوست عبد الرشید صاحب ڈار کو تین مُردہ بچوں کے بعد اب ایک لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عبد المجید رکھا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور دین و دنیا میں ترقی کے لئے تمام درویشانِ کرام اور بزرگانِ جماعت کی خدمت میں درخواست دُعا ہے۔

برادرم عبد الرشید صاحب ڈار نے اس خوشی میں مسجد احمدیہ سری نگر کے لئے مبلغ تیس (۳۰/۰) روپیہ اور شکرانہ فنڈ میں مبلغ سات (۷/۰) روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: ماسٹر عبد الحکیم
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
آسنور (کشمیر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ فروری ۱۹۷۲ء

آخری قسط

صدائے افریقہ

محمد حفیظ بقاپوری

مضمون کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ احمدیت کے ذریعہ افریقہ کے لوگوں کو شرفِ انسانیت سے آگاہ کرنے کے کون کونسے سامان کئے گئے ان سامانوں کی کسی قدر تفصیل تو پہلے ہی بیان ہو چکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا براعظم افریقہ میں تبلیغی جد و جہد کا نقطۂ مرکزی دراصل یہی ہے۔ اور جس صورت میں کہ جماعتِ احمدیہ کے پیشِ نظر کسی وقت بھی مادی منافع کا حصول نہیں رہا بلکہ خالص انسانی ہمدردی کے جذبہ سے ان پسماندہ لوگوں کی ذہنی اور فکری پسماندگی دُور کر کے ان کو یہ بات ذہن نشین کرانا کہ انسان ہوتے ہوتے وہ کسی سے بھی کمتر نہیں ہیں۔ اور کہ رُوحانی اور علمی میدانوں میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا انہیں اُسی طرح حق حاصل ہے، جیسا کہ دوسرے لوگوں کو۔

خدا کے فضل سے احمدی مبلغین نے اس میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اُن کو سچا پیار دیا۔ اُن کے بچوں کی تعلیم کا بندوبست کیا۔ اور ان میں اس طرح گھُل مل گئے کہ طبقاتی فاصلے خودبخود ختم ہوتے چلے گئے۔

ساتھ کے ساتھ انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ قرآن کریم پڑھایا۔ ان کی اپنی زبانوں میں اس کے تراجم شائع کئے۔ قرآن کریم وہ کتاب ہے جو عزت اور شرف کا سرچشمہ ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ فِیْهِ ذِکْرُکُمْ۔ اس میں تمہارے لئے عزت اور شرف کے سامان ہیں۔ اسی نے بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو اس امر کا اعلان کرنے کا حکم دیا کہ

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

کہ میرے اور تمہارے درمیان انسان ہونے کے ناطے کسی قسم کا فرق نہیں، ہم سب برابر ہیں۔ اسی کتاب نے اَللّٰہ کو رَبُّ الْعٰلَمِیْن کے رنگ میں پیش کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی ایک خطہ کا یا ملک یا قوم کا ربّ نہیں۔ بلکہ وہ ربّ العلمین ہے۔ اپنی تمام مخلوق کی نشو و نما کو کمال تک پہنچانے والا اور اس کی تمام ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔ اسلئے سب کو اس کی ضرورت کے مطابق مطلوبہ اشیاء حاصل کرنے کا پیدائشی حق حاصل ہے۔

عرب کے بادیہ نشین جب اسی قرآن پاک کی برکت سے ساری دنیا کے معلّم اور رہبر بن گئے تو آج بھی اسی کے ذریعہ انسان کے لئے حقیقی شرف اور بزرگی کے در کھل سکتے ہیں۔

گزشتہ نصف صدی میں تبلیغی میدان میں جو کچھ احمدیہ جماعت نے براعظم افریقہ میں خدمات سرانجام دیں ان کا کسی قدر اندازہ حسب ذیل اعداد و شمار سے بھی کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) غانا میں ۳۰۴ جماعتیں ہیں ۱۷ تبلیغی مشن جاری ہیں ۲۴ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ۱۷۴ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

(۲) **سیرالیون** میں ۶ تبلیغی مشن جاری ہیں ۱۳ مبلغ کام کر رہے ہیں، ۴۰ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

(۳) **نائیجیریا** میں ۷ تبلیغی مشن جاری ہیں ۲۱ مبلغ کام کر رہے ہیں، ۴۰ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں

(۴) **کینیا** میں ۱۲ تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں ۳۵ مبلغ ہیں اور ۲۱ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

(۵) **گیمبیا** میں ایک مشن جاری ہے دو مبلغ کام کر رہے ہیں

(۶) **لائیبیریا** میں ایک مشن جاری ہے۔ ایک مبلغ کام کر رہے ہیں اور ایک مسجد تعمیر ہو چکی ہے

(۷) **آئیوری کوسٹ** میں ایک مشن جاری ہے۔ دو مبلغ کام کر رہے ہیں۔

(۸) **ٹوگولینڈ** میں ایک مشن جاری ہے اور ایک مبلغ کام کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سے تعلیمی مدارس جاری ہیں جن کی مختصر تفصیل اس طرح ہے:۔

غانا میں ۳۸ - سیرالیون میں ۱۷ -
نائیجیریا میں ۱۰ - مشرقی افریقہ میں ۳ -

اسی طرح اخبارات بھی شائع ہو رہے ہیں غانا سے Sun Rise سیرالیون سے African Crescent مشرقی افریقہ سے East African Times اور ایک اور اخبار جنوبی افریقہ میں AL, ASAR شائع ہوتا ہے۔

قرآن مجید کے تراجم

لوگنڈا ۔ فینٹی ۔ یوروبا ۔ کوکویو ۔ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو چکے ہیں۔

ہمدردی اور خدمتِ خلق کے تحت جماعتِ احمدیہ کی مساعی

براعظم افریقہ کے ایسے باشندے جنہیں یورپ نے لمبے عرصہ تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھا۔ اور ہر قسم کا ناجائز سلوک اُن سے کیا۔ ان کی تعلیمی، اقتصادی، ورمعاشی حالت کو سدھارنے کا کبھی نے خیال نہ کیا۔ ایسے مظلوموں کی رُوحانی اور مادی حالت بہتر بنانے اور خدائے واحد و یگانہ سے ملانا اگرچہ مشکل کام ہے مگر نہایت ضروری اور فوری۔ جماعت احمدیہ اسی غرض سے ان ممالک میں گئی اور خدا کے فضل سے بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ اور شاندار نتائج نکلے اور نکل رہے ہیں۔

برّ اعظم میں تبلیغی مہم کے لئے جس طرح اللہ تعالےٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی توجہ کو مبذول کرایا پچاس سال بعد ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ نے اس مہم کو وسیع تر کرنے اور زیادہ نتیجہ خیز بنانے کے لئے مغربی افریقہ کا دورہ کیا۔

اس تاریخی دورہ نے ایک طرف لاکھوں احمدیوں کے لئے آبِ حیات کا کام دیا، ان کے ایمان بڑھے تو دوسری طرف یہ دورہ عیسائی قوتوں کے لئے ایک چیلنج ثابت ہوا۔ اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب جماعتِ احمدیہ کے مقابلہ میں انہیں مستقل ہزیمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضور نے اس سفر کے دوران میں اور واپسی کے بعد احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ افریقہ کی مظلوم اور پسماندہ اقوام کو پیغامِ حق پہنچانے انہیں تعلیم دینے، تربیت کرنے اور ان کی صحتوں کو برقرار رکھنے کے جملہ انتظامات کے لئے ایک لاکھ پاؤنڈ کا فنڈ جمع کیا جائے۔ جس فنڈ کا نام "نصرت جہاں ریزروفنڈ" رکھا۔

اور تحریک نصرت جہاں کے تحت پروگرام Leap forward کے زیرِ اہتمام علمی اور طبی خدمات بجالانے کی غرض سے مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں ۳۰ ہیلتھ سنٹرز اور ۸ ہائر سیکنڈری سکول کھولے جانے کی سکیم تیار فرمائی۔ اس کے لئے حضور نے جماعت سے ایک لاکھ پاؤنڈ جمع کرنے کی اپیل فرمائی۔ اس پر احباب نے والہانہ لبیک کہا اور ایک لاکھ پاؤنڈ سے زائد رقم اسی وقت جمع ہو گئی۔ اور دو سال میں مزید ۲ لاکھ پونڈ جمع ہونے کی امید ہے۔

سکیم کے عملی پہلو

۲۵ر جون ۱۹۷۰ء کو حضور نے مجلس نصرت جہاں کے قیام کا اعلان فرمایا۔ یکم نومبر ۷۰ء کو اس کے زیرِ اہتمام پہلے ہیلتھ سنٹر کا غانا کے قصبہ "کوکوسو" میں افتتاح ہوا۔ پھر دوسرے ہیلتھ سنٹر کا افتتاح یکم مارچ ۱۹۷۱ء کو غانا کے قصبہ "اسکوارسے" میں ہوا۔ تیسرے ڈاکٹر ۲ر مارچ ۱۹۷۱ء کو غانا پہنچ گئے۔ تیسرا ہیلتھ سنٹر سیرالیون میں ۵ر جون ۱۹۷۱ء کو "جرو" کے مقام پر کھولا گیا۔ اس کے ایک ماہ بعد ۳ر جولائی ۱۹۷۱ء کو سیرالیون کے قصبہ "بواجی بو" میں چوتھے ہیلتھ سنٹر کا افتتاح وہاں کے وزیرِ صحت آنریبل سی۔ پی نوا نے کیا۔ اس موقعہ پر وزیر صاحب موصوف نے (جو پہلے وزیرِ تعلیم تھے) حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ملک میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن نے جو قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں خود ایک معلم و مدرس کی حیثیت میں میں اُن میں بہت دلچسپی لیتا رہا ہوں اور اب وزیرِ صحت کی حیثیت سے یہ امر میرے لئے ازحد خوشی کا موجب ہے اور میں اس پر ممنونیت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعتِ احمدیہ نے اپنی بے لوث خدمات کے دائرہ کو صحت اور طب سے متعلق قومی پروگرام کے خاطر خواہ نفاذ تک ممتد کر دیا ہے یہ ایک اور بیّن ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ جماعت دوسروں کے لئے خدمت کے جذبہ سے سرشار ہے۔ میری وزارت (یعنی وزارت صحت) نے آپ لوگوں کی مساعی کی ہر ممکن رنگ میں تائید و حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

(بدر ۲۷ر جولائی ۱۹۷۱ء صفحہ ۱)

اسی موقعہ پر الحاج سیسے صاحب نے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی آمد پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور جماعت کی تبلیغی تعلیمی اور طبی خدمات کو احسن رنگ میں خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا "ہم یقیناً جماعتِ احمدیہ کی حیران کن ترقی اور بے لوث خدمات کو کبھی بھی بھول نہیں سکتے"۔ نیز کہا:۔

"اسی جماعت نے ہمارے ملک میں اس وقت تبلیغی مہمات کا آغاز کیا جبکہ کوئی عرب اور لبنانی یا دوسری جماعت کا کوئی مبلغ یہاں نہیں پہنچا تھا جماعت احمدیہ اپنی اسلامی خدمات کے لحاظ سے یقیناً قابلِ صد ستائش ہے۔"

(بدر ۲۶ر اگست ۱۹۷۱ء صفحہ ۱)

پانچواں ہیلتھ سنٹر سیرالیون کے مقام ززکوپڑ میں ۲۰ر جولائی کو قائم ہوا۔ اس کلینک کے اجراء کے ساتھ ہی گورنمنٹ سیرالیون نے اپنی ایک سرکاری ڈسپنسری بھی مع جملہ ساز و سامان کے جماعت ہی کے سپرد کر دینے کا فیصلہ کیا۔

چھٹا ہیلتھ سنٹر غانا کے شہر ٹیچی مان میں ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۱ء کو کھولا گیا۔ اس موقعہ پر [illegible] وزیر صحت غانا نے احمدیہ جماعت کی [illegible] مساعی اور تعلیمی خدمات کا اعتراف [illegible] میں کیا۔

سکیم کے دوسرے حصہ [illegible] مدارس کے قیام سے تعلق [illegible]

جہاں گرلز اکیڈمی 'وا' غانا کے قیام سے یکم نومبر ۱۹۷۱ء کو ہوئی۔ دوسرا اسکول فومینہ (غانا) میں کھلا۔ تیسرا اسکول اور نائیجیریا میں پہلا اسکول بمقام کساؤ بتاریخ ۸ رجولائی کھولا گیا۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے شاندار نتائج کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۷ راگست ۱۹۷۱ء کو ایک مجلس میں فرمایا:۔

"افریقہ میں ہمارے ڈاکٹر اور اساتذہ کے پہنچنے پر جہاں جہاں ہسپتالوں اور سکولوں کا اجراء ہوا ہے وہاں کی مقامی آبادی نے اس سکیم کا پُرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ ان کی خوشی کا یہ عالم ہے کہ جہاں بھی سکول یا ہسپتال کا افتتاح ہوتا ہے وہاں کیا عوام اور کیا خواص اپنے اپنے مخصوص روایتی انداز میں کئی کئی دن تک اچھلتے کودتے رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

"اس وقت عیسائیوں کے ساتھ زبردست مقابلہ ہو رہا ہے۔ دُنیا کی ساری دولتیں ان کے پاس جمع ہیں مگر وہ اپنے ہر قسم کے ساز و سامان اور جد و جہد کے باوجود اسلام کی روز افزوں ترقی پر تلملا رہے ہیں وہ ہمارے ہیلتھ سنٹر یا سکول کی افتتاحی تقریب میں جاتے تو حالات کا جائزہ لینے کے لئے ہیں مگر ہماری کوششوں کی افریقیوں میں پذیرائی پر کفِ افسوس مل کر رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم چند آدمی۔ تھوڑے سے پیسے۔ جو ہمیں بیرونی ملکوں سے تھوڑے تھوڑے بھجوانے پڑتے ہیں۔ مگر پھر بھی عیسائی جن کے پاس ہر قسم کے دنیوی وسائل موجود ہیں اور جنہیں ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں وہ گھبرا اُٹھتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ پیسے سے نتیجہ نہیں نکلتا، نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے وہ اپنے فضل سے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھ دیتا ہے۔ لوگ عیسائی ڈاکٹروں کو چھوڑ کر ہمارے ڈاکٹروں کے پاس آجاتے ہیں۔ اس سے ان کی شہرت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ (اس موقعہ پر حضور نے نیچے بان کے ایک کیتھولک ڈاکٹر کا ایک مریضہ کے پیچیدہ اپریشن کے سلسلہ میں احمدی ڈاکٹر سے تعاون حاصل کرنے اور مریضہ کے صحت یاب ہو جانے کا واقعہ بھی بیان فرمایا)

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک خطاب

حق کے غلبہ کی آواز

آخر میں مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ایک خطاب کا کچھ حصّہ پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تقریر حضور نے ۱۹۷۰ء میں اپنے دَورہ مغربی افریقہ میں بمقام فری ٹاؤن (سیرالیون) بتاریخ ۸ رمئی ۱۹۷۰ء مسلم کانگرس کے ایک استقبالیہ میں فرمایا:۔

"ہم سیرالیون میں خدمت کے لئے آئے ہیں۔ ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے نہیں۔ ہم سیرالیون کے باشندوں سے خود کو افضل نہیں سمجھتے۔ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

فرمایا:۔

"آج سے پچاس سال قبل افریقہ میں احمدیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ مَیں نے دو حکومتوں کے سربراہوں کو بتایا کہ کانو KANO نائیجیریا میں ہمارے میڈیکل سنٹر نے پچیس ہزار پونڈ کی بچت کی۔ لیکن اس میں سے ایک پائی بھی نائیجیریا سے باہر نہیں لے جائی گئی۔ ساری رقم نائیجیریا میں ہی میڈیکل سنٹر کی توسیع پر لگا دی گئی۔"

فرمایا:۔

"ہم تو آپ کو اپنے حقیقی بھائی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں تو انسان کی نگاہ میں برابر کیوں نہ ہوں۔ ساری دُنیا کے لئے ہمارا یہی پیغام ہے"

حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا:۔

مَیں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی انشاء اللہ۔ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ مَیں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے، اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شاملِ حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا"

حضور نے فرمایا:۔

"میں نے ۱۹۶۷ء کے دَورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ آؤ۔ ورنہ مٹ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میری تقریر کی یورپ میں پبلسٹی بھی بہت ہوئی۔ صرف ڈنمارک سے مختلف اخباروں کے ۱۸۴ تراشے موصول ہوئے"

فرمایا:۔

"فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان مکہ کو فتح کر لیں گے۔ لیکن یہ بظاہر انہونی ہو کر رہی۔ اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں لیکن ساتھ ہی ایک شرط بھی ہے۔ وہ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا" کی شرط ہے۔ اس مقصد کی خاطر مسلمانوں کو اتحادِ عمل سے کام لینا ہوگا۔ اب صرف دو ہی راستے ہیں۔ یا تو باقی دنیا کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں یا اپنے آپ کو تباہی اور بربادی سے بچالیں"

فرمایا:۔

"مَیں آپ لوگوں سے یہ نہیں کہتا کہ بلا سوچے سمجھے احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ مذہب دِل کا معاملہ ہے۔ اور دل کو طاقت کے بل پر جیتا نہیں جا سکتا۔ خدا کا شکر ہے کہ دُنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی ایک دِل کو نہیں بدل سکتیں۔ لیکن اسلامی تعلیم کی خوبصورتی اور حُسن اور اس کی روحانی تاثیر سے بے شمار دل بدلے اور بدلتے رہیں گے" (انشاء اللہ)

(بدر ۱۸ جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۵)

پس مبارک ہے وہ جو ان باتوں کو سُنے اور اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے جو آئندہ کے لئے اس کے کام آئے۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغُ الۡمُبِیۡنُ

وَاٰخِرُ دَعۡوٰنَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

مومنو! ماہِ صیام آیا ...... بقیہ اداریہ صفحہ نمبر (۲)

پس یہ وہ نمونہ ہے جس کی پابندی ماہ رمضان میں ہر روزہ دار کو لازم ہے تا وہ بھی ان مبارک ایام میں آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ زادِ راہ جمع کرلے۔

اگرچہ زیرِ نظر رکوع میں بعض مجبوریوں کی بنا پر روزہ سے رخصت کے احکام بھی بیان ہوئے ہیں۔ لیکن ان سب کے بیان کے ساتھ آخر میں حاصلِ کلام کے طور پر روزوں سے انواع و اقسام کی برکات کا جامع ذکر ان الفاظ میں فرمایا جن پر ہمیشہ ہی ہر مومن کی نگاہ رہنی چاہیئے:۔

وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (بقرہ: ۱۸۵)

یعنی اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ معمولی قسم کے عذرات کا سہارا لیتے ہوئے روزوں سے بچنا اچھا نہیں ہے۔ ایک مطلب اس حصّۂ آیت کا یہ بھی ہے کہ عقلاً بھی روزے پر غور کرنے سے تم کو اس کے ذاتی فوائد نظر آئیں گے۔ چنانچہ دنیا کے بہت سے مفکرین جو نہ تو خود مسلمان ہیں اور نہ ہی مذہب سے ان کا کچھ لگاؤ رہا ہے، جب انہوں نے عقل کی کسوٹی پر اسلامی روزہ کو دیکھا تو انہیں بھی اس کے اندر خیر و برکت ہی نظر آئی جس کا انہوں نے برملا اعتراف بھی کیا۔ اس لئے ایک مسلمان اور سچا مومن روزوں کے فوائد و برکات سے کس طرح صرفِ نظر کر سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس مہینہ کی گوناں گوں برکات سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں کے ایسے دروازے کھول دے جس کے نتیجہ میں ہمیں اس کا قرب اور اس کی رضاء حاصل ہو جائے!!

وَبِاللّٰہِ التَّوۡفِیۡقُ

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر محمد عارف خان صاحب بھدرکالی مغربی بنگال کے بیٹے عزیز معروف احمد صاحب محرر دفتر محاسب قادیان کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے بچہ کا نام ناصر احمد رکھا ہے احباب بچہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دُعا فرما دیں۔

(منیجر بدر)

آنریبل شری ڈاکٹر شنکر دیال صاحب شرما صدر آل انڈیا کانگریس و آنریبل شری سید میر قاسم صاحب چیف منسٹر جموں و کشمیر اور شری محمد ایوب صاحب صدر کانگریس جموں و کشمیر کی خدمت میں

تفسیرِ صغیر (قرآنِ مجید) اور احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۶ ستمبر (تبوک) ۱۹۷۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ مبلغ سلسلہ احمدیہ کی قیادت میں ایک وفد جو خاکسار نعمت اللہ اور مکرم عبد الحکیم صاحب وانی و مکرم سعید احمد صاحب ڈار و مکرم عبد المنان صاحب نیایک اور مکرم عبد الکریم صاحب ملک پر مشتمل تھا کولگام بغرضِ تبلیغ روانہ ہوا۔

جماعتِ احمدیہ آسنور کے مشورہ اور تعاون سے یہ طے پایا تھا کہ کولگام میں شری شرما صاحب صدر آل انڈیا کانگریس، شری سید میر قاسم صاحب چیف منسٹر جموں و کشمیر کی آمد سے فائدہ اٹھا کر ان کی خدمت میں **تفسیرِ صغیر** اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا جائے چنانچہ کولگام پہنچ کر ایک خوبصورت کاغذ میں تفسیر صغیر کا ایک پیکٹ اور مناسب اسلامی لٹریچر کے تین پیکٹ باندھ کر وفد سٹیج پر پہنچا۔ سٹیج کے ارگرد بے شمار بڑے بڑے سرکاری افسران، وکلاء، پروفیسران، تاجر اور کثیر تعداد میں شہر کے معززین تشریف فرما تھے۔ انہوں نے ہماری ان تبلیغی مساعی کو دیکھ کر ہم سے لٹریچر کی فرمائش کی اور ہم سے لٹریچر لیتے ہی نہایت ذوق و شوق سے مطالعہ میں محو ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آہستہ آہستہ احمدیت کی مخالفت وغیرہ ختم ہوتی جا رہی ہے اور لوگ ہمارے لٹریچر سے بہت متاثر ہوتے ہیں ؎

آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا!
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

سب سے پہلے وفد نے آنریبل منشی محمد سعید صاحب پاور اینڈ ورکس منسٹر، آنریبل عبد العزیز زرگر وزیر مملکت اور آنریبل سید حسین صاحب ممبر راجیہ سبھا سے ملاقات کی۔ ان صاحبان نے مشورہ دیا کہ یہ تقریب جلسہ کے بعد ڈاک بنگلہ جو لگام میں منعقد کی جائے گی۔ چنانچہ بعد اختتامِ جلسہ دو خدام مکرم عبد المنان صاحب نیایک اور مکرم عبد الکریم صاحب ملک کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ جلسہ گاہ کے گیٹ پر کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کریں اور ہم باقی ممبرانِ وفد ڈاک بنگلہ پہنچے سب سے پہلے شری ڈاکٹر شنکر دیال شرما صدر آل انڈیا کانگریس کی خدمت میں احمدیت کا لٹریچر پیش کیا جس کو انہوں نے نہایت ادب کے ساتھ قبول کر کے مطالعہ کا وعدہ کیا بعدہٗ آنریبل شری محمد ایوب خان صدر کانگریس جموں و کشمیر کی خدمت میں احمدیت کا لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے احتراماً کھڑے ہو قبول کیا اور نہایت خلوص کے ساتھ باتیں کرتے رہے

اسی موقعہ پر دوبارہ مکرم سید حسین صاحب ممبر راجیہ سبھا سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے قادیان جا کر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ امام جماعت احمدیہ سے اپنی ملاقات کا ذکر کرنے کے بعد یورپ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا شاندار الفاظ میں اقرار کیا اور بہت سی مثالیں اس کے ثبوت میں پیش کیں کہ احمدی مبلغین کس طرح مدللانہ طور پر بے لوث اسلام کی خدمت کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں دنیا ایک انقلاب دیکھے گی۔

آخر میں ہمارا وفد آنریبل جناب سید میر قاسم صاحب چیف منسٹر صوبہ جموں و کشمیر سے ملا۔ مصافحہ کرنے کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ نے جماعتِ احمدیہ آسنور کی طرف سے ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں تفسیر صغیر کا عظیم الشان تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر بہت خوشی اور ادب و احترام سے قبول کیا اور اسی وقت ورق گردانی میں مصروف ہو گئے۔ پھر اس کے بعد خاکسار قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم عبد الحکیم صاحب وانی نائب قائد اور مکرم سعید احمد صاحب ڈار ناظمِ خدمتِ خلق نے دیگر احمدیہ لٹریچر پیش کیا۔ مکرم قاسم صاحب نے تفسیر صغیر اور لٹریچر کے مطالعہ کا وعدہ فرمایا۔

جماعتِ احمدیہ آسنور کے بے شمار افراد نے بھی اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔ تبلیغ کی یہ اہم اور عظیم الشان تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔ تمام دوستوں اور بزرگانِ سلسلہ سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور سعید روحوں کو آغوشِ احمدیت میں لائے اور ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

خاکسار: نعمت اللہ
قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور (کشمیر)

درویش فنڈ

جن مخلصین نے "درویش فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں اُن سے درخواست ہے کہ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مجلسِ دُعائیہ

مرکزی حکومت دہلی انٹرنیشنل اسٹرانومیکل یونین نے بذریعہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کو مدعو کیا تھا کہ موصوف اپنا مقالہ "فرسٹ یوروپین اسٹرانومیکل میٹنگ" "First European Astronomical Meeting" بمقام ایتھنز (یونان) (Athens, Greec) میں شریک ہو کر پیش کریں جو بتاریخ ۴ تا ۹ ستمبر ۱۹۷۲ء ایتھنز میں منعقد ہو رہی ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ سکندرآباد کی جانب سے بتاریخ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء بعد نمازِ مغرب بمقام مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد **دُعائیہ اجلاس** منعقد کیا گیا جس میں جماعت کے مرد اور مستورات کے علاوہ حیدرآباد کی جماعت کے افراد شریک ہوئے۔ جلسہ کا آغاز مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ خاکسار نے اس دعائیہ اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں قبولیتِ دُعا اور اپنی روانگی سے متعلق حالات بیان کئے اور سب سے درخواستِ دعا فرمائی۔ اس کے بعد محترم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب نے نصائح پر مشتمل تقریر فرمائی نیز فرمایا کہ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ صدیقہ الٰہ دین بھی خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت ۴ ستمبر ۱۹۷۲ء کو تین ماہ کے لئے قادیان جا رہی ہیں ان ہر دو کے اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے خاص دُعا فرمائیں۔ بعدہٗ جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے اجتماعی دُعا فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب بذریعہ ہوائی جہاز ایتھنز کے لئے یکم ستمبر کو روانہ ہو گئے تھے اور ایتھنز سے واپس مورخہ ۱۱/۹/۷۲ کو دہلی پہنچے جہاں سے وہ اپنی ہمشیرہ صدیقہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ۱۲ تبوک (ستمبر) کو قادیان تشریف لے گئے۔ اور وہاں مختصر قیام کے بعد ۱۴ تبوک کو حیدرآباد کے لئے روانہ ہوئے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم حافظ صاحب موصوف کو ان کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: بشیر الدین الٰہ دین سیکرٹری تبلیغ و تربیت سکندرآباد

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک

جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے۔ اُن میں سے بعض احباب کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم تاحال وصول نہیں ہوئی۔ اور بعض احباب کی طرف سے اپنے وعدہ کے مقابل پر وصولی بہت ہی کم ہوئی ہے۔ اس صورت میں ایسے احباب کے لئے میعادِ مقررہ تک جو اکتوبر ۷۳ء میں ختم ہو جائے گی اپنے وعدہ کی کل رقم ادا کرنی مشکل ہو جائے گی۔

ایسے مخلصین بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یا تو کل رقم یکمشت ادا کر دی یا پھر تھوڑی مدت بعد میں۔ اکثر جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں بھی وعدہ کنندگان کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ اسلئے احباب کوشش فرمائیں کہ ابھی سے ماہوار اقساط کی صورت میں ادائیگی شروع کر دی جائے تاکہ میعادِ مقررہ تک اپنے وعدہ کی کل رقم آسانی سے ادا کر سکیں۔

۳۱/۱۲ تک کل رقم ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست بغرض دُعا حضور پُر نور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں پیش کی جائے گی۔ اس لئے احباب کوشش فرماویں کہ جلد اپنی کل رقم ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قادیان میں ہفتہ تحریکِ جدید اور کامیاب جلسہ بقیہ صفحہ اوّل

ایسے بھی ملے جو پوچھتے رہے کہ مارشیس کہاں ہے یہ تو اس زمانہ کی حالت ہے۔ اور آج سے پچاس ساٹھ سال قبل مارشیس کا نام تک کوئی نہ جانتا تھا مگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایسے وقت میں احمدیت یہاں آئی۔ مارشس کی جغرافیائی پوزیشن بتاتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ ۱۹۰۷ء میں وہاں پر اسلامی بھائی چارہ کے نام سے ایک مجلس قائم ہوئی جس کے سیکرٹری نور محمد نوریاں تھے۔ انہوں نے قادیان سے اخبار و کتب منگوائیں اور سلسلہ کا مطالعہ کیا۔ آخر ۱۹۰۷ء میں ہی وہاں کے چند دوستوں کو قبولِ احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہی میں سے ایک میرے والد محترم بھی تھے۔ اس طرح وہاں پر دھیرے دھیرے احمدیت ترقی کرتی رہی آخر وہاں کے احمدی دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی خدمت میں ایک مبلغ بھیجے جانے کی درخواست کی۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں حضور رض نے محترم مولوی صوفی غلام محمد صاحب کو وہاں پر بھیجا۔ جب آپ وہاں پر پہنچے تو مخالفت نے اس قدر زور پکڑ لیا کہ مولوی صاحب موصوف تین دن تک جہاز ہی میں رہے۔ اور جب میرے چچازاد بھائی نے ۳۵،۰۰۰ روپے کی ضمانت گورنمنٹ کو دی تب آپ جہاز سے اترے۔ اس کے بعد موصوف نے وہاں پر احمدیت کی مخالفت پھر ترقی کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ اب بفضلہ تعالیٰ وہاں پر ہماری چھ مساجد ہیں اور فرنچ زبان میں جو وہاں کی مقامی زبان ہے متعدد لٹریچر چھپتا اور تقسیم ہوتا ہے۔ نیز فرنچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ تقریباً مکمل ہوچکا ہے اور عنقریب شائع بھی ہو جائے گا۔

آخر میں موصوف نے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کی اور کہا کہ ہماری تمام ترکوششیں صرف خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی مثمر ہوسکتی ہیں اس لئے دُعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس کے بعد چوتھی تقریر

تحریکِ جدید اور تبلیغِ اسلام

کے موضوع پر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے کی۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کا پیغام بیرونی ممالک میں پہنچ گیا تھا مگر خلافتِ ثانیہ کے عہد میں جو کہ پسر موعود کا زمانہ تھا جماعت نے عظیم الشان ترقی کی۔ تحریکِ جدید کے اجراء کے بعد نوجوانانِ احمدیت ایک منصوبہ بند طریق سے تبلیغ کے لئے باہر نکل گئے اور بے مثال قربانیاں دے کر دُنیا کے کونے کونے میں احمدیت کے مشنوں کو قائم کیا اور آج ہم بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اس وقت کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جہاں پر احمدیت کے پروانے نہیں۔ جگہ جگہ بڑی تعداد میں ہماری مساجد و مدارس ہیں۔ اور یہ صرف اور صرف تحریکِ جدید کی غیر معمولی برکت اور اس کا نتیجہ ہے۔ آخر میں موصوف نے اپنے موضوع کے مناسبِ حال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض اہم ارشادات سنا کر اپنی تقریر ختم کی۔

پانچویں تقریر مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

تحریکِ جدید کے مطالبات مالی قربانیاں

کے موضوع پر کی۔ موصوف کی تقریر زیادہ تر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایمان افروز اقتباسات پر مشتمل تھی۔ جو سامعین کے لئے تقویتِ ایمان کا موجب ہوئے۔ مثلاً ایک موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو بھی یہی کہے گا کہ بسم اللہ مَیں حاضر ہوں۔ جن کے ذریعہ فتح ہوگی وہ وہی ہیں جن کے دِل ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے۔ اور انہی لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعتِ احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں۔ جو مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں اور کسی صورت میں پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے"

ہفتہ تحریکِ جدید اور اس کی کارگزاری

مکرم چوہدری سکندر خان صاحب سیکرٹری تحریکِ جدید لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے بہم پہنچائی گئی معلومات دربارہ "ہفتہ تحریکِ جدید" محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل نے پیش کیں اور بتایا کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ قادیان کا وعدہ چندہ تحریکِ جدید دفتر اوّل ۷،۵۰۰/- روپے دفتر دوم ۱۶۰۰۰/- روپے اور دفتر سوم ۴۰۰۰/- روپے تھا جس کی سو فیصدی ادائیگی اس ماہ کے آخر تک ہو جائے گی۔ اور بتایا کہ احباب نئے سال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ فالحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

اس موقعہ پر محترم مولوی صاحب نے بتایا کہ ہفتہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں بتاریخ یکم اکتوبر مقامی لجنہ اماء اللہ نے بھی باقاعدہ جلسہ کیا جس میں تحریکِ جدید کی برکات اور اس کی اہمیت پر تقاریر ہوئیں۔

صدارتی خطاب

آخر میں صدر محترم نے پُر اثر خطاب فرمایا جس میں تحریکِ جدید کے بتدریج جاری ہونے اور بالآخر حضرت مصلح موعود رض کی طرف سے اسے دائمی قرار دیئے جانے کی تفصیل بیان فرمائی اور بتایا کہ یہ طریق بڑی ہی برکتوں کا باعث بن گیا اس مبارک تحریک سے جماعت کا نظام اور تبلیغ کا کام اتنا مستحکم ہوگیا ہے کہ ہم اس تحریک میں شامل ہو کر ایمانی اور روحانی لذّت سے محظوظ ہوتے ہیں۔ صدر محترم نے تبلیغی جہاد کی اہمیت پر بھی پُر اثر روشنی ڈالی۔ اس راہ میں بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں دینے کی تلقین فرمائی۔ بالآخر بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ پردہ کی رعایت سے مقامی خواتین بھی شریکِ جلسہ ہوئیں۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْهِ۔

مسٹر باسکر صاحب ڈی۔ ایس۔ پی اسلام آباد کی خدمت میں

اِسلامی لٹریچر کا تحفہ اور اُن سے تبادلہ خیالات

مسٹر باسکر صاحب ڈی۔ ایس۔ پی۔ جو یو۔ پی کے رہنے والے ہیں اور ان دنوں اسلام آباد (کشمیر) میں متعین ہیں۔ ۸ ستمبر کو اُن سے اسلام آباد میں تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملا۔ اُن کو جماعت احمدیہ کا مختصر رنگ میں تعارف کرایا گیا۔ اور بتایا کہ کلجگی اوتار کے بارے میں ہندو دھرم کی پوتر پستکوں میں بہت سی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ نیز بتایا گیا تھا کہ ایک اوتار جس کا نام احمد نبیہ (یعنی احمد) ہوگا وہ قدون بستی (قادیان) میں آئے گا۔ اسی طرح شری کرشن جی نے بھی فرمایا تھا کہ "جب دھرم کی نیستی اور اَدھرم کا دور دورہ ہو جاتا ہے تب مَیں اوتار لیتا ہوں"۔ اور آج دھرم کی نیستی اور اَدھرم کا دور دورہ اپنے پورے عروج پر ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نہ کوئی اوتار پیدا ہوتا۔ اسی طرح دوسرے مذاہب میں بھی آنے والے اوتار کے متعلق مختلف رنگ میں خبریں دی گئی تھیں۔ اور آج جبکہ ساری دنیا نئی نئی ایجادات کے نتیجہ میں ایک شہر کی حیثیت اختیار کر گئی ہے ضروری تھا کہ ایک انٹرنیشنل اور یونیورسل پرافٹ مبعوث ہوتا جو ساری دُنیا کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتا اور خدا تعالیٰ نے ایسی صورت میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان کی بستی میں مبعوث فرمایا جن کے متعلق ہر مذہب کی مقدس کتابوں میں پیشگوئیاں مندرج ہیں اور وہ آپ پر صادق آتی ہیں۔ نیز بتایا گیا کہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر قوم میں نبی اور اوتار بھیجے گئے ہیں اور ہم لوگ اس فرمانِ خداوندی کے تحت ہر پیغمبر، اوتار اور رشی کو قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور حضرت کرشن جی مہاراج کو بھی خدا کا برگزیدہ انسان مانتے ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوسکتا، جب تک سب نبیوں کا نام عزّت سے نہیں لیا جاتا۔

یہ گفتگو پون گھنٹہ کے قریب پُر فضا ماحول میں ہوئی۔ اس کے بعد جناب ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کو اسلامی لٹریچر پر مشتمل بعض کتب کا سِٹ دیا گیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت دے اور آج دنیا میں جو بدامنی پھیلی ہوئی ہے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعلیم پر عمل کرکے امن سے زندگی گذار سکیں۔ اور ہمیں خدا تعالےٰ توفیق دے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا پیغام اور حقیقی تعلیم جو آج امام مہدی علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش کی ہے مخلوقِ خدا تک احسن رنگ میں پیش کرسکیں آمین۔

خاکسار:- حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ

رفتار وصولی چندہ وقفِ جدید

حسابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی رفتار بہت گر گئی ہے اب تک کی وصولی تدریجی وصولی سے بہت کم ہے۔ سیکرٹریانِ مال اور صدر صاحبان اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور احبابِ کرام اپنے وعدوں کے مطابق جلد از جلد ادائیگی کرکے ممنون فرمادیں —— یہ امر بھی ملحوظ رکھیں کہ جو جماعتیں چندہ وقفِ جدید سو فیصدی وقت سے پہلے ادا کر دیتی ہیں ان کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرضِ دعا پیش کر دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ احباب اپنے ذمہ بقایا چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیّام اور انفاقِ مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل۔ بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد وعورت بیمار ہو اور ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ بہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو مَیں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہٰذا گزارش کر دوں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرما دیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو جائے گی ـــــ فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنّتِ نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ وخیرات کی طرف خاص توجّہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مَیں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کے لئے احبابِ کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے آمین۔

امیر جماعتِ احمدیّہ قادیان

امتحانِ کتبِ سلسلہ کی تاریخ میں تبدیلی

قبل ازیں امتحان کتاب "سیرتِ طیبہ مع ضمیمہ درّ منثور" کے تعلق میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۲۹ر اخاء (اکتوبر) بروز اتوار ہوگا۔ لیکن اب چونکہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہے اس لئے احبابِ جماعت کی خواہش اور حالات کے پیشِ نظر "سیرتِ طیبہ" کا امتحان مورخہ ۱۲ر نبوّت (نومبر) بروز اتوار ۱۳۵۱ ہش کو ہوگا۔ جملہ احبابِ جماعت مطلع رہیں اور اس کے مطابق تیاری کر لیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو آمین

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

تحریکِ جدید کے مخلص مجاہدین!

مجاہدین تحریکِ جدید کی طرف سے ان کے اخلاص کی وجہ سے بالعموم چندہ بروقت ادا ہوتا ہے۔ سالِ رواں کا یہ آخری ماہ ہے جو دوست کسی وجہ سے اس وقت تک ادائیگی نہیں کر سکے وہ مہربانی کر کے فوراً توجّہ فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے اور ان کی مالی خدمت کو مقبول بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

نہایت ضروری اعلان

اخبار مبشّر کے گذشتہ دو شماروں میں مسمّی عبدالمالک شاکر آف کیرنگ کے متعلق احباب کو اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اعلان شائع کر دیا جا چکا ہے مگر موصولہ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ مختلف جماعتوں میں پھر کر دھوکہ دہی اور بعض نہایت قبیح حرکات از قسم بلا اجازت احباب کے گھروں میں گھس جانے اور ناشائستہ حرکات کرنے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ لہٰذا احباب کو تاکید کی جاتی ہے کہ اگر وہ کسی جماعت میں جائے تو احباب اُسے منہ نہ لگائیں۔ اور سختی سے وہاں سے نکال دیں۔ اور اس کی مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

خط وکتابت کرتے ہوئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر بدر)

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدٰا بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمّہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرما دیں: تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی واستفادہ سے محروم رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو آمین۔

(مینیجر بدر قادیان)

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۰۷	مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب	۱۶۹۵	مکرم ایم عبیداللہ صاحب
۱۰۶۲	” محمد عثمان صاحب نور	۱۷۱۰	” محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۵	” حبیب احمد صاحب	۱۷۱۳	” محمد سرتاج خان صاحب
۱۱۳۷	” حاجی غلام نبی صاحب	۱۷۱۵	” لائبریری اسلامیہ انٹر کالج۔
۱۱۸۹	” بابو محمد یوسف صاحب	۱۸۳۴	” رگھو نندن سشرما صاحب
۱۲۶۸	” داوا بھائی صاحب	۱۸۷۷	” دی۔ کے محی الدین صاحب
۱۲۷۳	” شاہ شمیم احمد صاحب	۱۸۸۰	” غلام رسول صاحب
۱۲۹۴	” ایم جمال احمد صاحب	۱۸۹۹	” سیٹھ محمد ادریس صاحب
۱۲۹۹	” سید فضل الرحمٰن صاحب	۱۹۱۱	” علی محمد الہ دین صاحب
۱۳۴۵	” ایم۔ اے۔ محمد اشرف صاحب	۱۹۴۲	” محمد ساجد صاحب رڑکی
۱۳۵۱	” پی عبدالحمید صاحب	۲۰۱۱	” ظہیر بیگ صاحب ہیڈ ماسٹر
۱۴۱۷	” عبدالسلام صاحب	۲۰۱۳	” عبدالحمید خان صاحب۔
۱۴۴۸	” رحیم بخش صاحب	۲۰۱۴	جنتا لائبریری پٹیالہ
۱۴۵۰	مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	۲۰۱۵	مکرم عبدالسلام صاحب
۱۴۸۴	مکرم کریم بخش صاحب	۲۰۱۷	” ڈاکٹر اے۔ ایچ صاحب
۱۴۹۱	” انیس الرحمٰن صاحب	۲۰۱۹	” ایم جلیل صاحب کرناگاپلی
۱۵۰۷	” شیخ آدم صاحب۔	۲۱۱۳	” باشو میاں صاحب

ضروری اعلان

بعض احباب مرکز میں لکھے جانے والے خطوط (لفافوں اور ان لینڈ لیٹرز) پر رفیوجی ریلیف کا ٹکٹ نہیں لگاتے خصوصاً کشمیر کے دوست۔ اس کے نتیجہ میں پانچ پیسے کی بجائے دس پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس ٹکٹ سے پہلے صوبہ کشمیر مستثنیٰ تھا۔ لیکن اب وہاں سے آنے والی چٹھیوں پر بھی ٹکٹ لگانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت اس بات کا خیال رکھیں۔ مبلغینِ کرام بھی بغیر ٹکٹ لگائے ڈاک پوسٹ نہ کیا کریں۔

کارڈ پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کارڈ کے علاوہ لفافہ۔ ان لینڈ۔ رجسٹریوں وغیرہ پر رفیوجی ریلیف کا ٹکٹ لگانا ضروری ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ولادت واعلانِ دعا

مورخہ ۲۶/۹/۷۲ کو مکرم عبدالمجید صاحب آف بنارس کو اللہ تعالےٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحکیم صاحب مرحوم آف بنارس کا پوتا اور مکرم قریشی محمد عقیل صاحب آف شاہجہانپور کا نواسہ ہے۔ بزرگان واحبابِ کرام سے نومولود کی صحت وسلامتی اور نیک ... وصالح ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ اس خوشی میں مکرم عبدالمجید صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر اور مبلغ پانچ روپے بطور صدقہ ادا فرمایا ہے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین۔ خاکسار: سید عبدالمہیمن کٹکی قادیان۔

درخواستِ دعا

مکرم ایم۔ اے باقی صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ بی۔ بی ایڈ۔ ایڈووکیٹ آف بیرہ پورہ بھاگلپور (بہار) کے ہاں عنقریب ولادت ہونے والی ہے۔ احبابِ جماعت وبزرگانِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ مرحلہ بسہولت وخیر وخوبی سے گذار دے اور اپنے فضل سے صالح۔ خادمِ دین اولادِ نرینہ سے سرفراز کرے آمین۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اپنے مقاصد میں کامیابی کیلئے مصائب میں سے گزرنا ضروری ہے

اِس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کرو اور قرآن کریم پر غور کرنے کی عادت ڈالو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"رَمَضَان رَمَضٌ سے نکلا ہے جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو خواہ بیماری کی۔ اس لئے رَمَضَان کا مطلب یہ ہؤا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں اور اِدھر فرمایا ہم نے رات کو اتارا ہے اور رات تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے۔ پس ان دونوں آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہؤا کرتا ہے۔ جب تک کوئی قوم مصائب اور شدائد سے دوچار نہیں ہوتی۔ جب تک ان کے دن راتیں نہیں بن جاتے جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی۔ جب تک انسانی جسم اندر اور باہر سے مصیبت نہیں اُٹھاتا اس وقت تک خدا تعالےٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہو سکتا اور اس ماہ کے انتخاب میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہی بتایا ہے کہ اگر تم اپنے اُوپر الہامِ الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تکالیف اور مصائب میں سے گزرو۔ اس کے بغیر الہامِ الٰہی کی نعمت تمہیں میسر نہیں آسکتی۔ پس رمضان کلامِ الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہیئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درسِ قرآن کا انتظام کرتے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔ اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تا کہ ان کے اندر قربانی کی رُوح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بہرحال یہ مہینہ بتاتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا فتح کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غارِ حرا کی علیحدگیوں میں جائے۔ دنیا چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ پہلے اس سے علیحدگی اختیار کرنی ضروری ہوتی ہے اور پھر وہ قبضہ میں آتی ہے۔ مگر وہ قبضہ جسے الٰہی قبضہ و تصرف کہتے ہیں۔ ایک دنیوی قبضہ ہوتا ہے جیسے دجّال کا ہے۔ اس کے ملنے کا بے شک یہی طریق ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کے لئے وقف کر دیا جائے۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو کر اس پر قبضہ کرنا چاہے وہ اسی صورت میں کر سکے گا جب اسے چھوڑ دے گا۔ دیکھو ابوجہل نے دنیا کے لئے کوشش کی۔ اور اسے حاصل کیا مگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور پھر بھی وہ آپ کو مل گئی بلکہ ابوجہل سے زیادہ ملی۔ ابوجہل زیادہ سے زیادہ مکّہ کا ایک رئیس تھا۔ مگر آپ اپنی زندگی میں ہی سارے عرب کے بادشاہ ہو گئے۔ اور آج ساری دُنیا کے شہنشاہ ہیں۔ غرض جو دُنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی وہ ابوجہل کو کہاں حاصل ہوئی۔ مگر ابوجہل کو جو کچھ حاصل ہؤا وہ دنیا کمانے سے ملا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ ملا وہ دُنیا چھوڑنے سے ملا پس روحانی جماعتوں کو دُنیا چھوڑ دینے سے ملتی ہے اور دنیوی لوگوں کو دُنیا کمانے سے ملتی ہے اور رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ پہلے شدائد اور مصائب قبول کرو۔ راتوں کی تاریکیاں قبول کرو اور ان چیزوں سے مت گھبراؤ۔ کیونکہ یہی تمہاری کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے۔ اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں۔ کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں۔ کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے۔ لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہؤا ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالےٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۹۲/۳۹۳)

ماہِ رمضان میں
قادیان میں نمازِ تراویح۔ درس القرآن و درس الحدیث کا پروگرام

قادیان ۱۰ راکتوبر۔ آج سے رمضان المبارک میں رات کو نمازِ تراویح بعد نمازِ عشاء مسجد اقصےٰ میں عزیز شریف الدین منظور احمد متعلم حافظ کلاس قادیان اور بوقتِ سحر مسجد مبارک میں مولوی محمد اسحٰق صاحب پڑھا رہے ہیں۔ بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی عدم موجودگی میں اِن دنوں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد درس الحدیث دیتے ہیں جبکہ مسجد اقصےٰ میں درس الحدیث مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری دیتے ہیں۔

نمازِ ظہر تا عصر مسجد اقصےٰ میں روزانہ درس القرآن ہؤا کرتا ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے پروگرام کے مطابق پہلے سات روز مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ درس دے رہے ہیں۔ مقامی احباب و خواتین ذوق و شوق سے نمازِ تراویح اور قرآن و حدیث کے درسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو رمضان کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے!!

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

Azad TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12.

یہ مت خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA -1

تار کا پتہ:- "Autocentre"
فون نمبرز:- 23-1652 / 23-5222

درخواستِ دُعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے نیز ہماری دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے جملہ درویشان و بزرگانِ سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار نثار احمد ولد سید محمود احمد صاحب محبوب نگر